WED.5.June.2024
VOLUME:19 NO: 144
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز بدھ 5/ جون 2024
جلد:19 شمارہ 144
27/ ذی القعدہ 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

بی جے پی کے کئی وزراء کو شکست، این ڈی اے کو اکثریت حاصل

انڈیا اتحاد بھی 234 نشستوں پر کامیاب، حکومت سازی کیلئے سرگرمیاں تیز، نتیش کمار اور چندرابابو نائیڈو پر سبھی کی نظریں

نئی دہلی : 4/ جون (ایجنسیز) انڈین وزیراعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ان کی جماعت بے جے پی کی قیادت والا نیشنل ڈیموکریٹک اتحاد (این ڈی اے) مرکز میں حکومت بنائے گا۔ اتحاد نے 291 نشستیں جیتی ہیں۔ بی جے پی ہیڈ کوارٹرز پر خطاب کے دوران نریندر مودی نے کہا کہ 'آج کی جیت دنیا کی سب سے بڑی اور انڈین شہریوں کی جیت ہے۔' مودی نے انڈین جمہوریت کو مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ 'ہر انڈین اس کی وجہ سے فخر محسوس کرتا ہے۔' انھوں نے نئی دہلی میں 'کلین سویپ' کا دعویٰ کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ کچھ علاقوں میں ان کی پارٹی کو ملنے والے ووٹوں کی تعداد دوگنی ہے اور ابتدائی رجحانات کے مطابق بی جے پی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے 291 جبکہ کانگریس اور اس کی اتحادی جماعتوں نے 234 نشستیں حاصل کی ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی نے اس موقع پر ٹویٹ کرتے ہوئے اپنے کارکنوں اور ووٹرز کا شکریہ ادا کیا ہے۔ مودی نے ایکس پر لکھا 'لوگوں نے مسلسل تیسری بار این ڈی اے پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔ یہ انڈیا کی تاریخ میں اہم کارنامہ ہے۔' انڈیا کی سیاست میں ایک دہائی تک نمایاں رہنے والی مودی کی جماعت بی جے پی سے امید کی جا رہی تھی کہ وہ اس سلسلے کو جاری رکھے گی تاہم منگل کے روز آنے والے انتخابی نتائج سے پارٹی کو دھچکہ لگا، جس کے بعد اسے مرکز میں حکومت بنانے کے لیے اتحادیوں کی ضرورت ہوگی۔ تجزیہ کار اس کی وجہ ملک میں مہنگائی، بے روزگاری، فوج میں بھرتی کی متنازعہ اصلاحات اور مودی کی جارحانہ اور تفرقہ انگیز مہم کو قرار دیتے ہیں۔ مودی کے انتخابی نعرے 'اب کی بار 400 پار' کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنی اتحادی جماعتوں کے ساتھ مل کر ملک بھر سے 400 سیٹیں حاصل کر پائیں گے تاہم ایسا نہیں ہوا۔ دوسری جانب بی جے پی کی حریف جماعت کانگریس کا غیر متوقع طور پر سنہ 2019 کے الیکشن کے مقابلے میں دوگنی نشستیں حاصل کرنا تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ دوسری جانب کانگریس رہنما راہل گاندھی نے اب سے کچھ دیر قبل پریس کانفرنس میں اپنے انڈیا اتحاد کی جانب سے ملک میں حکومت بنانے کے امکان کو یکسر طور پر مسترد نہیں کیا۔ جب ایک صحافی نے راہل گاندھی سے اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ 'ان کی جماعت اتحادیوں کے ساتھ کل ملاقات کر کے اس معاملے پر بات چیت کرے گی۔' اس بیان کے بعد انڈین الیکشن کے انتخابی نتائج اور مرکز میں حکومت بنانے کی بحث مزید دلچسپ ہوگئی ہے۔ ابھی کچھ دیر میں مودی کی جماعت بی جے پی کی جانب سے بھی پریس کانفرنس متوقع ہے جو ہمیں انڈیا میں مرکزی حکومت بنانے کے حوالے سے مزید وضاحت دے گی۔

مہاراشٹر میں 10 سال بعد کانگریس کی زبردست واپسی
مسلم ووٹرس نے نبھایا اہم کردار

ممبئی: مہاراشٹر میں لوک سبھا انتخابات کے آج نتائج کے اعلان کے بعد ادھو بالا صاحب ٹھاکرے، شرد پوار اور کانگریس پارٹی اور ان کے ووٹرس میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مہاراشٹر میں 10 سال بعد کانگریس کی زبردست واپسی ہوئی ہے اور اس میں مسلم ووٹرس نے اہم کردار۔ نبھایا ہے۔ مہاراشٹر کی 48 لوک سبھا سیٹوں میں سے ممبئی کی چھ نشستوں میں، ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا کو 4، کانگریس اور بی جے پی کو ایک ایک نشست پر کامیابی ملی ہے۔ ممبئی شمالی وسطی سے کانگریس کی گائیکواڑ ورشا ایکناتھ نے کامیابی حاصل کی، اسی طرح ممبئی نارتھ ویسٹ سے امول گجانن کیرتیکر، ممبئی جنوبی وسطی سے انیل یشونت دیسائی، ممبئی جنوبی سے اروند گنپت ساونت، ممبئی نارتھ ایسٹ سے سنجے دینا پاٹل نے کامیابی حاصل کی۔ ان چاروں نے ادھو بالا صاحب ٹھاکرے کی شیوسینا سے انتخاب لڑا۔ ممبئی کی 6 نشستوں میں بی جے پی کو صرف ایک نشست پر کامیابی ملی ہے، ممبئی شمالی سے بی جے پی کے پیوش گوئل اپنی سیٹ بچا پانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان نتائج کے اعلان کے بعد جہاں مہاراشٹر میں ادھو بالا صاحب نے اپنی برتری اور بہترین سیاسی مہارت اور مظاہرہ کرتے ہوئے مہارشٹر میں اپنی پوزیشن کو مستحکم کیا ہے، وہیں دوسری طرف کانگریس نے بھی مہاراشٹر میں 10 سالوں بعد زبردست طریقے سے واپسی کی ہے۔ ممبئی کی ان 5 نشستوں پر مہا وکاس اگھاڑی کے امیدواروں کی کامیابی بڑی حد تک مسلم ووٹرس کی سمجھداری اور سوج بوجھ کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے ایک مسلم بزرگ نے کہا کہ اس بار مسلمانوں نے سنجیدگی کے ساتھ سیاسی شعور اور مختلف قسم کے بہکاوے میں آئے بغیر خاموشی سے اپنے ووٹوں کا استعمال کیا۔ اور جس کا مثبت نتیجہ سامنے آیا ہے۔ بتادیں کہ ممبئی کے مسلم اکثریت والے علاقوں میں اس بار بڑے پیمانے پر ووٹنگ کی گئی تھی، اور مسلمانوں نے کھل کر مہاوکاس اگھاڑی کے حق میں اپنے ووٹ کا استعمال کیا تھا۔ مہاراشٹر کی 48 لوک سبھا سیٹوں کے لیے مقابلہ 19 اپریل 2024 کو شروع ہوا تھا، ووٹنگ کے پانچ مرحلوں میں آگے بڑھی۔ آخری مرحلہ 20 مئی 2024 کو ختم ہوا۔ ابتدائی چار مراحل 19 اپریل، 26 اپریل، 7 مئی 13 اور 20 مئی کو ہوئے۔ مہاراشٹر میں اتر پردیش کی 80 کے بعد لوک سبھا کی دوسری سب سے زیادہ 48 نشستیں ہیں۔

مہاراشٹر کے 48 حلقوں کے کامیاب امیدوار

1) جنوبی ممبئی: اروند ساونت (ٹھاکرے گروپ)
2) جنوبی وسطی ممبئی: انیل دیسائی (ٹھاکرے گروپ)
3) شمال مغربی ممبئی: امول کیرتیکر (ٹھاکرے گروپ)
4) بلڈھانہ- پرتاپراؤ جادھو (-شندے گروپ)
5) تھانے: نریش مہاسکے شندے گروپ
6) کلیان: سری کانت شندے شندے گروپ
7) ناسک: راجا بھاؤ واجے ٹھاکرے گروپ
8) اورنگ آباد: سندیپن گھمرے-شنڈے گروپ
9) ہنگولی: ناگیش پاٹل (※ ٹھاکرے گروپ)
10) ایوت محل: سنجے دیش مکھ (ٹھاکرے گروپ)
11) ہتکانگلے: دریشیل مانے (شنڈے گروپ)
12) ماوڑ:-سری رنگ بارنے (شنڈے گروپ)
13) شرڈی: بھاؤ صاحب وکچورے-ٹھاکرے گروپ
14) بارامتی-سپریا سولے-شرد پوار گروپ
15) شیرور-ڈاکٹر امول کولہے شرد پوار گروپ
16) ممبئی نارتھ پیوش گوئل بی جے پی
17) شمالی وسطی ممبئی-ورشا گایکواڈ-کانگریس
18) نندربار-گوول پاڈوی-کانگریس
19) دھولے-ڈاکٹر-شوبھا بچھو-کانگریس
20) جالنا کلیان کالے کانگریس
21) لاتور-شیواجی راؤ کالگے-کانگریس
22) ناندیڑ: وسنت چوہان (کانگریس)
23) اکولہ: انوپ دھوترے بی جے پی
24) امراوتی: بلونت وانکھیڑے کانگریس
25) ناگپور: نتن گڈکری بی جے پی
26) بھنڈارا-گونڈیا: پرشانت پاڈول کانگریس
27) گڈچرولی: ڈاکٹر نامدیو کرسن کانگریس
28) چندرپور: پرتیبھا دھنورکر کانگریس
29) پونے: مرلی دھر موہول بی جے پی
30) سولاپور: پرنیتی شندے کانگریس
31) بھیونڈی: بالا اماماہاترے شرد پوار گروپ
32) ڈنڈوری: بھاسکر راؤ بھگرے شرد پوار گروپ
33) راویر: رکشا کھڈسے بی جے پی
34) بیڑ: پنکج منڈھے بی جے پی
35) وردھا: امرکالے شرد پوار گروپ
36) ماڑدھا: یٹشیل پاٹل شرد پوار گروپ
37) ستارا: ادین راجے بھوسلے بی جے پی
38) احمد نگر: نیلیش لنکا-شرد پوار گروپ
39) ممبئی نارتھ ایسٹ: سنجے دینا پاٹل ٹھاکرے گروپ
40) پالگھر: ڈاکٹر ہیمنت سوارابی جے پی
41) سندھودرگ: نارائن رانے بی جے پی
42) جلگاؤں: سمیتا واگھ بی جے پی
43) سانگلی: وشال پاٹل آزاد
44) رائے گڑھ: سنیل تکرے اجیت پوار
45) عثمان آباد: اوم راجے نمبالکر ٹھاکرے۔
46) پربھنی: سنجے جادھو ٹھاکرے۔
47) رام ٹیک: شیام کمار باروے کانگریس
48) کولہاپور: شاہو مہاراج چھترپتی کانگریس

Lok Sabha 2024		
543/543	LEADS	WINS
INDIA	000	234
NDA	000	291
Others	000	018
TOTAL	0	543

آئین کو بچانے کے لیے لوگوں نے پہلا قدم اٹھایا، اب ملک کے عوام مودی-شاہ کو نہیں چاہتے: راہل گاندھی

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے لوک سبھا انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی مسلسل تیسری جیت کو ایک تاریخی لمحہ قرار دیتے ہوئے اس کے لیے ملک کے عوام سے اظہار تشکر کیا ہے۔ مودی نے کہا کہ اتحاد ملک کے لوگوں کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے نئی طاقت کے ساتھ کام کرے گا۔ یہ ہندوستان کی تاریخ کا ایک مثالی لمحہ ہے۔ میں اس محبت اور آشیرواد کے لیے اپنے خاندان کے سلام کرتا ہوں۔ میں ہم وطنوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے نئی توانائی، نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ میں تمام کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے لگن اور انتھک محنت کی ہے۔ میں ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لوک سبھا انتخابات 2024 کی گنتی کے رجحانات کے مطابق بی جے پی کی قیادت والے اتحاد کو 292 سیٹیں ملنے کا امکان ہے، جب کہ اپوزیشن 'انڈیا گروپ' کے امیدوار 233 سیٹوں پر آگے یا جیت رہے ہیں۔ ان انتخابات میں بی جے پی اپنے بل بوتے پر اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی ہے لیکن اسے 543 پارلیمانی سیٹوں میں سے 240 سیٹیں ملتی نظر آرہی ہیں۔

انتخابات میں وزیراعظم نریندر مودی کی اخلاقی شکست: کھڑگے

نئی دہلی: کانگریس کے صدر ملک ارجن کھڑگے نے کہا کہ آج کے لوک سبھا انتخابات کے نتائج میں وزیراعظم نریندر مودی کو اخلاقی شکست ہوئی ہے اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے عوام سے جڑنے کے لئے جو دو یاترائیں کیں اس کا فائدہ کانگریس کو ملا ہے۔ کھڑگے نے کانگریس ہیڈ کوارٹر میں پریس کانفرنس میں کہا کہ اس الیکشن کے نتائج وزیراعظم نریندر مودی کی اخلاقی شکست ہے۔ انہوں نے جس طرح سے الیکشن لڑا، کانگریس کے منشور کے خلاف جھوٹ بولا اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، عوام اسے سمجھ گئے اور عوام نے انہیں منہ توڑ جواب دیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ اس الیکشن میں کانگریس کو پارٹی لیڈر راہل گاندھی کی دو یاتراوں سے بڑا فائدہ ملا ہے اور ان یاتراوں کی وجہ سے عوام کے جذبات کو سمجھتے ہوئے ہم نے عوام کے لیے پانچ نیائے کی بات کی اور عوام نے پانچ نیائے پر اپنا فیصلہ دیا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا، "مودی حکومت ملک کے آئین کو تبدیل کرنا چاہتی تھی اور ہم عوام کو یہ سمجھانے میں کامیاب رہے ہیں کہ اگر بی جے پی 400 کو پار کرتی ہے تو وہ آئین پر حملہ کرے گی۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم یہ پیغام دینے میں کامیاب رہے ہیں۔ اور آج جو صورتحال پیدا ہوئی ہے وہ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی کے رہنما خطوط کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اور اس کے لیے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے انڈیا گروپ کے لیڈروں کا بھی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ سب نے مل کر مہم چلائی۔ انہوں نے کہا کہ لڑائی ابھی اپنے انجام کو نہیں پہنچی۔ ہمیں یہ جنگ ملک کی خدمت اور تحفظ کے لیے لڑنی ہے، جمہوریت کو بچانے اور آئین کے تحفظ کے لیے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ پارلیمنٹ اچھی طرح چل سکے، اپوزیشن کے مسائل کو ترجیح ملے اور پارلیمنٹ میں مختلف معاملات پر بحث ہو۔

حیدرآباد سیٹ سے اسدالدین اویسی کی زبردست جیت،

حیدرآباد سے اے آئی ایم آئی ایم کے امیدوار اسدالدین اویسی نے لگاتار پانچویں بار کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے بی جے پی امیدوار مادھوی لتا کو 3.38 لاکھ ووٹوں سے شکست فاش دی ہے۔ حیدرآباد سیٹ سے بی جے پی امیدوار کے طور پر مادھوی لتا کے میدان میں اترنے پر مقابلہ دلچسپ ہوگیا تھا لیکن علاقے کے لوگوں نے اویسی کو ووٹ دیا۔ اسدالدین اویسی نے پہلی بار 2004 میں الیکشن لڑا تھا اور ایک لاکھ ووٹوں سے کامیابی حاصل کی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے 2009، 2014 اور 2019 کے انتخابات بھی کامیابی حاصل کی۔ اس بار انہوں نے پانچویں بار الیکشن لڑا اور ایک بار پھر بڑی جیت درج کی۔

بارہمولہ لوک سبھا سیٹ کے کامیاب امیدوار جیل میں بند انجینئر رشید کون ہیں؟

سری نگر: جموں وکشمیر کی پانچ لوک سبھا سیٹوں میں سے بارہمولہ لوک سبھا سیٹ پر انتہائی دلچسپ اور پُر جوش مقابلہ تھا جہاں سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور پیپلز کانفرنس کے چیئرمین سجاد لون جیسے بڑے لیڈر ایک غیر معروف سیاسی جماعت کے تہاڑ جیل میں بند سربراہ انجینئر رشید کے خلاف برسرمیدان تھے۔ تاہم محبوس انجینئر نے منگل کے روز دونوں عمر عبداللہ اور سجاد لون کو ناقابل یقین مارجن سے شکست دے کر اپنے بلند و بالا سیاسی قد کا اعلان کر دیا اور ان کے بیٹوں 23 سالہ ابرار اور 21 سالہ اسرار نے الیکشن مہم چلا کر اپنے والد کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق انجینئر رشید نے کل 4 لاکھ 72 ہزار 8 سو 81 ووٹ حاصل کر کے اپنے نزدیکی حریف عمر عبداللہ کو 2 لاکھ 4 ہزار 1 سو 42 ووٹوں سے شکست دے دی۔ تعلق شمالی کشمیر کے ضلع کپوارہ کے قلم آباد لنگیٹ سے ہے۔ وہ جموں وکشمیر عوامی اتحاد پارٹی کے سربراہ ہیں اور سال 2019 سے مبینہ ملی ٹنسی فنڈنگ کیس میں غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت تہاڑ جیل دلی میں بند ہیں۔ انہوں نے سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں حصہ لینے کے لئے بارہمولہ سیٹ پر جیل سے ہی کاغذات نامزدگی جمع کرا کے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر اور سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور پیپلز کانفرنس کے چیئرمین سجاد لون جیسے قد آور لیڈروں کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کر دیا۔

یوپی کی دلت سیاست میں بڑی تبدیلی- بہوجن سماج پارٹی غروب، بھیم آرمی طلوع

نگینہ: اتر پردیش میں ہوئے لوک سبھا انتخابات میں بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) ڈوب گئی، اور ایک نیا دلت لیڈر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ بی ایس پی اتر پردیش میں ایک بھی سیٹ جیتنے میں ناکام رہی ہے جبکہ آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے چندر شیکھر نے کسی سیاسی پارٹی یا لیڈر کی حمایت کے بغیر نگینہ لوک سبھا سیٹ پر زبردست کامیابی حاصل کی ہے۔ چندر شیکھر نے نگینہ (محفوظ) سیٹ پر ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ جیت دلت ووٹوں میں واضح تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔ وہیں اس سیٹ پر بہوجن سماج پارٹی کے امیدوار سریندر پال سنگھ کو صرف 13272 ووٹ ملے۔ چندر شیکھر نے یہ انتخابی لڑائی تنہا لڑی۔ انہیں اپنی جیت کا پورا یقین تھا۔ دو دن پہلے انہوں نے کہا تھا کہ تمام پارٹیاں میرے خلاف کھڑی ہیں لیکن عوام میرے ساتھ ہیں۔ مجھے ان کی حمایت کا یقین ہے۔ چندر شیکھر نے کہا تھا مجھے کسی اسٹار کمپینر کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے اسٹار میرے ووٹرس ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ میں ہمیشہ ان کے ساتھ موجود رہوں گا۔ آخر میں یہی اہمیت رکھتا ہے۔ بھیم آرمی کے ایک حامی نے کہا کہ چندر شیکھر نے ہمیشہ ہر اس دلت گھر کا دورہ کیا ہے جہاں کسی کو نشانہ بنایا گیا۔ چاہے وہ ہاتھرس ہو، کانپور دیہات ہو، لکھیم پور یا کوئی دیگر جگہ۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی ٹیم مغربی یوپی کے مختلف شہروں میں دلت بچوں کے لیے اسکول چلاتی ہے۔ وہ متاثرہ خاندانوں کو قانونی مدد بھی فراہم کرتے ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے کبھی بھی متاثرین کے اہل خانہ تک پہنچنے کی زحمت نہیں کی۔ ہماری کمیونٹی کے لوگ خاص کر نوجوان، آہستہ آہستہ بھیم آرمی کی طرف راغب ہو رہے ہیں، جسے آزاد سماج پارٹی بھی کہا جاتا ہے۔ نگینہ میں اپنے لیڈر چندر شیکھر کی جیت سے حوصلہ پا کر بھیم آرمی اب پوری ریاست میں اپنی پارٹی کی توسیع کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

جامع مسجد نئی دہلی کے امام مولانا محب اللہ ندوی کی رامپور سے شاندار جیت

رامپور: دو سال پہلے لوک سبھا کے ضمنی الیکشن میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قلعہ میں ہی اسے شکست فاش دینے والی بی جے پی کو دو سال بعد ہی ایس پی کے امیدوار محب اللہ ندوی نے شکست سے دو چار کیا۔ انہوں نے بی جے پی امیدوار کو 87 ہزار ووٹوں سے ہرایا۔ رامپور سے محب اللہ ندی نے کل چار لاکھ 81 ہزار 503 ووٹ ملے۔ سال 2022 میں ہوئے ضمنی الیکشن میں بی جے پی کے گھن شیام سنگھ لودھی نے جیت درج کی تھی۔ ضمنی الیکشن میں گھنشیام سنگھ لودھی نے 42 ہزار 192 ووٹوں سے جیت حاصل کی تھی۔ انہیں کل 367397 ووٹ ملے تھے جبکہ ایس پی امیدوار عاصم راجا کو 325205 ووٹ ملے تھے۔ جب ایس پی امیدوار نے بی جے پی کے گھنشیام سنگھ لودھی کو شکست سے دو چار کیا ہے۔ مولانا محب اللہ ندوی دہلی کی پارلیمنٹ اسٹریٹ مسجد کے امام ہیں۔ وہ تقریباً 15 سال سے اس مسجد کے امام ہیں۔ مستقل طور سے وہ رام پور کی تحصیل سوار کی گرام پنچایت رجا نگر کے رہنے والے ہیں۔ وہ سابق کابینی وزیر اعظم خان کے خیمے سے نہیں ہیں۔ انہیں ایس پی سے ٹکٹ ڈائرکٹ اکھلیش یادو نے دیا تھا۔ ان کی اعظم کے خیمے نے بائیکاٹ اور مخالفت کی تھی۔

امیٹھی سے اسمرتی ایرانی کو کراری شکست
کے ایل شرما نے کانگریس قلعہ میں جیت درج کی

امیٹھی: اتر پردیش کے امیٹھی پارلیمانی حلقے پر بی جے پی کو بڑا دھچکا دیتے ہوئے کانگریس امیدوار و گاندھی خاندان کے نزدیکی کے ایل شرما نے موجودہ ایم پی و مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی کو 167196 ووٹوں سے شکست سے دو چار کر دیا۔ الیکشن کمیشن کے اعداد کے مطابق کے ایل شرما کو جہاں 539228 ووٹ ملے وہیں اسمرتی ایرانی کو 372032 ووٹ ملے۔ بہوجن سماج پارٹی امیدوار نہے لال چوہان کو 34534 ووٹ ملے۔ قابل ذکر ہے کہ امیٹھی میں انتخابی مہم کے دوران اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے بی جے پی امیدوار کی حمایت میں ریلی و روڈ شو کیا تھا۔ کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے جذباتی لگاؤ قائم کرتے ہوئے کے ایل شرما کے لئے ووٹ مانگا تھا۔ امیٹھی سے یہ رزلٹ بی جے پی کے لئے کافی حیران کن ہے کیونکہ سال 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں ایرانی نے کانگریس سابق صدر راہل گاندھی کو شکست سے دو چار کیا تھا۔ ایرانی سے راہل کو 50 ہزار ووٹوں سے ہرایا تھا۔ اس الیکشن میں بی جے پی ایرانی کی جیت کے لئے پر اعتماد تھی۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

डॉ.झाकीर हुसेन एज्युकेशन सोसायटी नांदेड संचलीत,
राहुल गांधी डि. एड. कॉलेज راہول گاندھی اُردو ڈی۔ ایڈ کالج
Rahul Gandhi Urdu D.Ed College
حسب احکام ممبئی ہائی کورٹ بنچ اورنگ آباد
داخلے جاری ہے۔ خواہشمند طلبہ رابطہ قائم کریں۔
D.Ed. प्रवेश देणे सुरु आहे
HSC/12 Arts, Com,Sci, Passed With 50% Marks (Open Category) & 45% Marks (Reserved Category)
पत्ता: गाडेगाव रोड, ब्रम्हपुरी, नांदेड. پتہ: گاڈے گاؤں روڈ، برہمپوری، ناندیڑ۔
Address: Gadegaon Road, Brahampuri, Nanded.
9175123566 / 9028152613
President
جناب ایڈوکیٹ ایم۔ زید صدیقی صاحب

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक़-ए-ताज़ा
05.June. 2024

جب امام خمینی کے کفن کے ٹکڑے یادگار کے طور پر رکھنے کے لیے لوگوں میں مقابلہ شروع ہوگیا

ریحان فضل

ایران کے مذہبی رہنما آیت اللہ روح اللہ موسوی خمینی 3 جون سنہ 1989 کو فوت ہوئے۔ وہ گذشتہ 80 سالوں میں ایران کے پہلے رہنما تھے جنھوں نے اس دنیا کو قدرتی موت کے ساتھ الوداع کہا تھا۔ ان سے پہلے ایرانی حکومت کے سربراہوں کو یا تو جلاوطنی کی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا یا ان کا قتل ہوا تھا۔ جب خمینی کی موت ہوئی تو حکومت ایران نے انھیں اسلام کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ اور ان کے بعد آنے والے اماموں کے بعد سب سے دینی شخص قرار دیا تھا۔ امام خمینی 24 ستمبر سنہ 1902 کو ایران کے شہر خمین میں پیدا ہوئے۔ خمینی کم لوگوں سے ملنا جلنا پسند کرتے تھے۔ انھوں نے چھ سال کی عمر سے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ بعد میں انھوں نے قم شہر میں سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ خمینی نے آیت اللہ بننے کے بعد ایران کے شاہ اور امریکہ کے ساتھ ان کے تعلقات پر تنقید شروع کردی، جس کی وجہ سے شاہ نے انھیں ملک بدر کردیا۔ آیت اللہ وہاں سے ترکی چلے گئے۔ اس کے بعد وہاں سے پہلے وہ عراق اور پھر فرانس گئے۔

بی بی سی کی فارسی سروس سننے شوقین

فرانس میں خمینی کا دن صبح تین بجے شروع ہوتا تھا یعنی صبح کی نماز سے بہت پہلے۔ اس وقت کو وہ ان کاغذات کو پڑھنے میں صرف کرتے جو ایک دن پہلے آئے ہوتے تھے اور جنھیں پڑھنے کا وقت نہیں ملتا تھا۔ سات بجے ناشتہ کرنے سے پہلے وہ غیر ملکی پریس رپورٹس کے فارسی ترجمے پڑھتے تھے۔ باقر معین اپنی کتاب خمینی: دی لائف آف اے آیت اللہ میں لکھتے ہیں کہ اگلے تین گھنٹے وہ ایران کی تازہ ترین خبروں اور اپنے ذاتی معاملات پر غور و فکر کرتے تھے۔ دس بجے سے بارہ بجے تک وہ عبادت کرتے تھے۔ کھانے کے بعد دن میں ایک گھنٹے کا قیلولہ کرتے تھے، تین بجے کے بعد دو گھنٹے سیاسی کام کرتے تھے۔ دن میں جب بھی وقت ملتا تھا، آس پاس کے گاؤں کی سیر کرنے نکل جاتے تھے۔ فرانس میں فراہم حکومتی سکیورٹی کی وجہ سے ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ وہ تنہا باہر سیر کے لیے نکل سکے ہوں۔ ان کا دن نو بجے ختم ہوتا تھا۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کا کھانا تناول فرماتے تھے۔ اس کے بعد وہ غیر ملکی ریڈیو سٹیشنوں خصوصاً بی بی سی کی فارسی سروس کی ریکارڈنگ سنتے تھے۔ وہ سب سے زیادہ اس وقت خوش ہوتے تھے جب وہ اپنے پوتوں اور نواسوں کے ساتھ کھیلتے ہوتے تھے۔

ایران کے شاہ کو اقتدار سے ہٹایا

اسلامی معاشرے میں خواتین کے کردار کے بارے میں ان کے خیالات کچھ بھی ہوں، خمینی ہمیشہ اپنی اہلیہ اور خاندان کے لیے وقف تھے۔ ان کی بیٹی نے ایک بار ایک ایرانی ٹیلی ویژن کو بتایا کہ انھوں نے کبھی ہماری ماں سے پانی کا گلاس لانے کو بھی نہیں کہا۔ ایران میں سنہ 1979 کے اوائل میں جو افراتفری پھیل گئی تھی اس کی وجہ سے معیشت ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی، تیل کی پیداوار شدید متاثر ہوئی تھی، اور ملک کا دارالحکومت تہران بائیں بازو اور دائیں بازو کے درمیان خونریز لڑائیوں کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ اس دور میں ایران کے شاہ کو اقتدار سے ہٹانا خمینی کی ایک بڑی سیاسی کامیابی تھی۔ جب ایران میں انقلاب برپا ہوا تو مغربی ممالک کے لوگوں کو قطعی یقین نہیں آیا۔ اس وقت تک مغربی ممالک ایران کو بہت مستحکم ملک سمجھتے تھے، لیکن شاہ کا تخت چھوڑنا اور آیت اللہ کا وہاں کے مذہبی رہنما بننا ایک دن میں نہیں ہوا تھا۔

شاہ کو خزانہ لے جانے میں کامیابی نہ ملی

شاہ کے زمانے میں ایران مغربی ممالک کے کیمپ میں تھا جبکہ آیت اللہ کھل کر اس کی مخالفت کرتے تھے۔ اسی وجہ سے انھیں سنہ 1962 میں گرفتار کرلیا گیا۔ اس گرفتاری نے انھیں ملک کا ہیرو بنا دیا۔ وہ پہلے ترکی گئے، پھر عراق اور پھر فرانس میں رہنے لگے۔ یہاں قیام کے دوران وہ اپنے حامیوں پر زور دیتے رہے کہ وہ شاہ کو اقتدار سے نکال باہر کریں۔ سنہ 1979 کے آنے سے قبل ہی شاہ کی مقبولیت پورے ایران میں کم ہونے لگی۔ ہر طرف فساد پھیل گیا اور روزانہ ہڑتالیں اور مظاہرے ہونے لگے۔ شاہ نے ایران چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا لیکن وہ 16 جنوری تک تہران میں ہی رہے۔ شاہ اتنی دیر تک وہیں رہے کیونکہ وہ شاہی خزانے کا سارا یا کچھ حصہ اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔ محمد ہیکل اپنی کتاب دی ریٹرن آف دی آیت اللہ میں لکھتے ہیں: درحقیقت وہ اپنے ساتھ وہ زیورات لے جانا چاہتے تھے جو انھوں نے اور ان کی بیوی نے اپنی تاجپوشی کے دن پہنے تھے۔ انھوں نے رائل گارڈز کی ٹولی کو کئی بار اس حکم کے ساتھ بینک بھیجا کہ وہ زبردستی شاہی تجوری کو کھلوانے کی کوشش کرے لیکن وہ ہر بار خالی ہاتھ واپس آئے۔ شاہی تجوری کو حفاظتی اقدامات کے تحت زمین سے 20 میٹر نیچے بنایا گیا تھا، بینک کے اہلکار جو تجوری کھولنا جانتے تھے غائب ہوگئے، آخر شاہ کی جانب سے شاہی خزانے کو محفوظ رکھنے کے لیے جو احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی تھیں، وہ ان کے خلاف گئیں اور انھیں ایران سے اپنے جواہرات کے بغیر جانا پڑا۔ ان جواہرات کو اس وقت 500 ارب ڈالر میں بیمہ کرایا گیا تھا۔ یہ خزانہ آج بھی ایران کے بینک میں محفوظ ہے۔

کئی ممالک نے شاہ کو سیاسی پناہ دینے سے انکار کر دیا

شاہ نے ایران سے اپنی روانگی کو اس طرح پیش کیا کہ وہ مصر کے سرکاری دورے پر جا رہے ہیں۔ دراصل، وہ پہلے اردن جانا چاہتے تھے لیکن اردن کے بادشاہ نے شائستگی سے ان کی درخواست مسترد کردی۔ شاہ کا وفد سب سے پہلے دریائے نیل پر اسوان ریزورٹ پہنچا۔ وہاں بھی انھوں نے خود کو حکومت کے سربراہ کے طور پر پیش کیا۔ وہاں انھوں نے مصری صدر انور سادات کے ساتھ

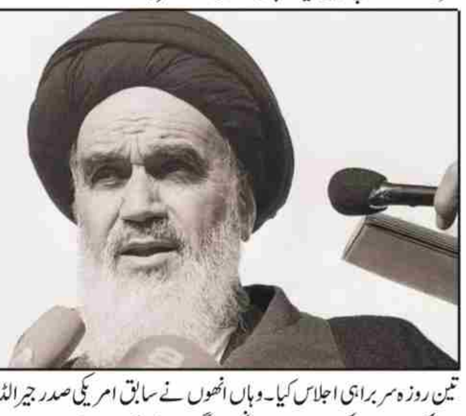

تین روزہ سربراہی اجلاس کیا۔ وہاں انھوں نے سابق امریکی صدر جیرالڈ فورڈ سے بھی ملاقات کی۔ مصر میں پانچ دن گزارنے کے بعد شاہ 22 جنوری کو مراکش کے دارالحکومت کے لیے روانہ ہوگئے۔ ان کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ پانچ دن وہاں گزاریں گے اور پھر امریکہ چلے جائیں لیکن وہاں انھیں اپنے داماد اور امریکہ میں ایران کے سفیر کا پیغام ملا کہ امریکہ نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے اور اب وہ ان کی میزبانی کے حق میں نہیں ہے۔ تین ہفتے بعد مراکش کے شاہ نے اپنے اے ڈی سی کو ایران کے شاہ کے پاس یہ بتانے کے لیے بھیجا کہ وہ انھیں اپنے ملک میں سیاسی پناہ دینے کی مخلصانہ خواہش رکھتے ہیں، لیکن اب صورتحال بدل چکی ہے اور وہ چاہ کر بھی انھیں اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔ زندگی کے آخری دور میں مصر نے انھیں اپنے یہاں آنے کی اجازت دے دی۔ جب شاہ 27 جولائی سنہ 1980 کو کینسر کے باعث فوت ہوگئے تو انھیں سرکاری اعزاز کے ساتھ وہیں سپرد خاک کردیا گیا۔

خمینی پیرس سے تہران روانہ ہوئے

دوسری جانب یکم فروری سنہ 1979 کی رات ایک بجے چارٹرڈ بوئنگ 747 طیارے دی مے فلاور نے پیرس کے ہوائی اڈے سے تہران کے لیے پرواز کیا۔ اس پر ایران کے شاہ کے خلاف انقلاب کے ہیرو آیت اللہ روح اللہ خمینی سوار تھے۔ 16 سال جلاوطنی کی زندگی گزارنے والے خمینی اپنے وطن واپس آرہے تھے۔ طیارے میں سوار مسافروں کی کل تعداد 168 تھی۔ اس پرواز میں کوئی خاتون یا بچہ اس خوف سے شامل نہیں کیا گیا تھا کہ ہوائی جہاز پر حملہ ہو سکتا ہے۔ یہ خدشہ بالکل بے بنیاد بھی نہیں تھا۔ کون کفلن اپنی کتاب خمینیز گوسٹ میں لکھتے ہیں: ایرانی فضائیہ کے سینیئر کمانڈر اس طیارے کو مار گرانا چاہتے تھے جو خمینی کو ایران لے کر آ رہا تھا۔ انھوں نے مصر میں پناہ گزین شاہ سے طیارے کو مار گرانے کی اجازت بھی مانگی تھی، لیکن شاہ نے اس درخواست کا جواب نہیں دیا۔ معروف مصری صحافی محمد ہیکل نے اپنی کتاب دی ریٹرن آف آیت اللہ میں لکھا ہے کہ جہاز میں سوار ہوتے ہی خمینی جہاز کے اوپری حصے میں گئے، انھوں نے پہلے وضو کیا، نماز پڑھی اور کچھ دہی کھائی۔ اس کے بعد انھوں نے طیارے کے فرش پر توشک بچھوائی، ایئر فرانس کے دو کمبل اوڑھ کر سونے چلے گئے۔ ڈھائی گھنٹے سونے کے بعد انھوں نے پھر نماز پڑھی اور آملیٹ کا ناشتہ کیا۔ طیارے کے پچھلے حصے میں ان کے آدمی اور تقریباً 100 صحافیوں کا ایک گروپ بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی طیارہ ایرانی فضائی حدود میں داخل ہوا، اے بی سی نیوز کے نمائندے پیٹر جیننگز نے خمینی سے پوچھا: ایران واپس آتے ہوئے آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟ آیت اللہ کا جواب تھا ہیچ یعنی کچھ بھی نہیں۔ ان کے فارسی مترجم صادق غوتبزادہ نے حیرت سے پوچھا، ہیچ؟ خمینی نے پھر اصرار کیا، ہیچ احساسی نہ دارم، جس کا مطلب ہے کہ مجھے کچھ محسوس نہیں ہو رہا۔

خمینی کے طیارے کو مار گرائے جانے کا خوف

بی بی سی کے نامہ نگار جان سمپسن بھی اسی طیارے میں سوار تھے۔ بعد ازاں انھوں نے اپنی سوانح عمری نیوز فرام نو مینز لینڈ میں لکھا: خمینی کے ساتھ تہران جانا ایک خوفناک تجربہ تھا۔ ہمارے ساتھ آنے والے مسافروں کو پورا یقین تھا کہ ایرانی فضائیہ ہمارے طیارے کو مار گرائے گی۔ پرواز کے دوران ہم نے کچھ لمحے کے لیے خمینی سے بات کی تھی۔ وہ زیادہ بولنے والے شخص نہیں تھے۔ جب میں ان سے کوئی سوال پوچھتا تو وہ جہاز کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتے۔ خمینی کے طیارے نے لینڈ کرنے سے پہلے تین بار تہران کا چکر لگایا۔ آخر کار یکم فروری کی صبح ساڑھے نو بجے خمینی کا طیارہ تہران کے مہرآباد ہوائی اڈے پر اترا۔ جیسے ہی ہوائی جہاز کا دروازہ کھلا، کالی پگڑی اور ٹخنوں تک لمبے پاجامے میں ملبوس ایک کمزور، جھکی ہوئی کمر والے بوڑھے نے 16 سال بعد اپنے چہرے پر ٹھنڈی ایرانی ہوا کا جھونکا محسوس کیا۔

خمینی کے استقبال کے لیے بھیڑ امڈ پڑی

ان کو ایک بازو سے ایئر فرانس کے ایک اٹینڈنٹ نے سہارا دے رکھا تھا۔ ایرانیوں کا ایک ہجوم خمینی کے استقبال کے لیے وہاں جمع تھا۔ انھیں پہلے آسمانی نیلے رنگ کی مرسڈیز کار میں بٹھایا گیا۔ لیکن لوگوں کا ہجوم اتنا تھا کہ انھیں ہیلی کاپٹر میں شفٹ کرنا پڑا۔ جب تک وہ گاڑی میں تھا وہ ان سڑکوں کے نام پوچھتے رہے جن سے وہ گزر رہے تھے۔ جب انھوں نے برسوں پہلے تہران چھوڑا تو تہران اور اب کے درمیان بڑا فرق تھا۔ ان کی آمد تک شاہ کے دور کے وزیر اعظم شاہ پور بختیار نے استعفیٰ نہیں دیا تھا۔ انھیں نظر انداز کرتے ہوئے خمینی نے مہدی بازارگان کو وزیر اعظم مقرر کردیا۔ محمد ہیکل لکھتے ہیں: بختیار نے پورے ملک میں کرفیو نافذ کردیا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ وہ اقتدار پر قابض ہے۔ خمینی نے جب یہ سنا تو ایک کاغذ نکالا اور اس پر فارسی میں لکھا: کرفیو کی پیروی نہ کریں۔ اس کاغذ کے ٹکڑے کو ہر ٹیلی ویژن چینل پر دکھایا گیا۔ اس کے فوراً بعد لوگ کرفیو کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ جنرل غرانگی نے نومنتخب وزیر اعظم بزرگان کو بلایا اور ان سے کہا کہ وہ اپنا نمائندہ بھیجیں تاکہ میں فوج کا کنٹرول ان کے حوالے کرسکوں۔

جنرل نصیری کو گولی ماری

11 فروری کو جنرل غرانگی نے اچانک اعلان کیا کہ اب سے فوج سیاسی طور پر غیر جانبدار رہے گی۔ انھوں نے تمام فوجی یونٹوں کو بیرکوں میں واپس جانے کا حکم دے دیا۔ اس دن سے ہی سڑکوں پر انقلابیوں کا قبضہ ہوگیا۔ بختیار نے اپنا عہدہ چھوڑنے کا اعلان کیا اور روپوش ہوگئے۔ اس دن کے بعد سے پرانی حکومت سے وابستہ فوجی افسران کو گرفتار کرلیا گیا۔ ڈیسمنڈ ہارنی اپنی کتاب دی پریسٹ اینڈ دی کنگ میں لکھتے ہیں: 12 فروری کی رات پہلے جنرل نصیری، شاہ کے خاص الخاص اور ان کی بدنام زمانہ خفیہ ایجنسی ساواک کے سربراہ نصیری کو مارا پیٹا گیا اور پھر انھیں جنرل ربی، ناجی اور خلورداد کے ساتھ 15 فروری کی رات ایک سکول کی چھت پر گولی ماردی گئی۔ ایک ہفتہ قبل ہی خمینی نے اس سکول کو اپنا ہیڈکوارٹر بنایا تھا۔ خمینی نے صادق خلخلی کو مقدمے کی سماعت کے لیے مقرر کیا۔ اس نے خلخلی کو ہدایت کی کہ ان لوگوں کی باتوں کو سنیں اور اس کے بعد ان سب کو جہنم واصل کریں۔ فرانس میں آیت اللہ خمینی نے بھلے ہی ایران میں جمہوریت کی واپسی کی خواہش کا اظہار کیا ہو لیکن ایرانی سرزمین پر قدم رکھتے ہی ان کی تمام تر توجہ ایران میں ایک بنیاد پرست اسلامی ریاست کے قیام پر مرکوز تھی۔ کون کفلن لکھتے ہیں: ان جرنیلوں کو آنکھوں پر پٹی باندھ کر سکول کی چھت پر لے جایا گیا جہاں انھیں ایک ایک کرکے گولی ماردی گئی۔ جب خمینی کو ان کی موت کی خبر ملی تو وہ لاشوں کو دیکھنے کے لیے خود تنگ سیڑھیوں سے چڑھ کر چھت پر گئے اور ایک منٹ تک وہاں رہے۔ اس کے بعد ان لاشوں کی فلم بنا کر ایرانی ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ اس سے یہ پیغام دینا تھا کہ آیت اللہ خمینی کی اسلامی انصاف کی روایت اب ایران کی سرزمین پر اپنی جڑیں جمانے جا رہی ہے۔ اس واقعے کے چند دن بعد تہران یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ خمینی ایران میں جمہوریت لا رہے تھے، لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ ہم نے ایک آمر کی جگہ دوسرے آمر کو لا کھڑا کیا ہے۔

سلمان رشدی کی موت کا فتویٰ

سنہ 1989 میں خمینی نے سیٹینک ورسز کے مصنف سلمان رشدی اور اس کتاب کی اشاعت سے وابستہ افراد کے خلاف موت کا فتویٰ جاری کیا۔ انھوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ رشدی کو دیکھتے ہی قتل کردیں۔ اعلان کیا گیا کہ جو شخص رشدی کو قتل کرے گا اسے 26 لاکھ ڈالر کا انعام دیا جائے گا۔ اس فتوے کی وجہ سے رشدی کو اپنی باقی زندگی سخت سکیورٹی میں گزارنی پڑی۔ 3 جون 1989 کو خمینی کی موت ہئی تو تہران ریڈیو کے پریزینٹر نے روتے ہوئے اس کا اعلان کیا۔ ملک بھر میں ہنگامی حالت کا اعلان کردیا گیا اور ٹیلی فون لائنیں کاٹ دی گئیں۔ تمام ہوائی اڈے بند کردیے گئے اور ایران کی سرحدیں سیل کردی گئیں۔

جنازے میں لاکھوں لوگوں کی شرکت

اس وقت ایران کے صدر رفسنجانی کو لگا کہ خمینی کے اس دنیا سے چلے جانے سے ایران میں استحکام آئے گا۔ خمینی کے جنازے میں لاکھوں ایرانیوں نے شرکت کی۔ ان کی میت کو ائرکنڈیشنڈ باکس میں رکھا گیا تاکہ لوگ ان کے آخری دیدار کرسکیں۔ ایک اندازے کے مطابق خمینی کے جنازے میں تقریباً بیس لاکھ افراد نے شرکت کی۔ اس وقت ہجوم اتنا زیادہ تھا کہ تہران کی فائر بریگیڈ کو لوگوں پر پانی کی بارش کرنی پڑی تاکہ وہ گرمی اور دم گھٹنے سے بیہوش نہ ہو جائیں۔ بالآخر ان کی میت کو ہجوم سے بچانے کے لیے ہیلی کاپٹر میں منتقل کرنا پڑا۔ لیکن جیسے ہی ہیلی کاپٹر اترا، ہجوم نے آگے بڑھ کر خمینی کی لاش کو قبضے میں لے لیا۔ لوگوں میں ان کے سفید کفن کا ٹکڑا حاصل کرنے کا مقابلہ شروع ہوگیا تاکہ وہ اسے یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھ سکیں۔ ایرانی میڈیا نے بتایا کہ خمینی کو سپرد خاک کیے جانے کے دوران تقریباً دس ہزار افراد زخمی ہوئے اور درجنوں کو جان سے ہاتھ دھونا پڑی۔

امریکہ کو غزہ میں جنگ بندی کی توقع

'اگر حماس نے مجوزہ منصوبہ تسلیم کیا تو اسرائیل بھی مان جائے گا'

امریکہ میں قومی سلامتی کونسل کے ترجمان جان کربی کا کہنا ہے کہ امریکی حکومت کو 'پوری امید' ہے کہ اسرائیل غزہ میں جنگ بندی کے مجوزہ منصوبے کو تسلیم کرلے گا۔ امریکی صدر بائیڈن کی جانب سے پیش کی جانے والی تجویز تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے مرحلے میں چھ ہفتے کی جنگ بندی ہوگی۔ اس دوران اسرائیلی فوج غزہ کے رہائشی علاقوں سے نکل جائے گی۔ امریکہ کے مطابق یہ معاہدہ تمام یرغمالیوں کی رہائی، مستقل 'دشمنی کے خاتمے' اور غزہ کی تعمیر نو کے ایک بڑے منصوبے کا باعث بنے گا۔ اسرائیلی حکومت کے بعض ارکان نے اس منصوبے کی مخالفت کی ہے۔ جبکہ رفح میں لڑائی جاری ہے جہاں اسرائیل مسلسل فضائی بمباری کررہا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق رفح میں اس کی تمام 36 پناہ گاہیں خالی کرائی گئی ہیں۔ یہاں کے رہائشیوں کو لڑائی سے قبل انخلا کی وارننگ دی گئی تھی۔ اتوار کی صبح اے بی سی نیوز سے گفتگو کے دوران جان کربی نے کہا کہ امریکہ کو 'مکمل توقع' ہے کہ اسرائیل جنگ بندی کے مجوزہ منصوبے کو تسلیم کرلے گا، اگر حماس بھی اسے تسلیم کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'ہم حماس کے باضابطہ جواب کے منتظر ہیں۔' ان کا کہنا تھا کہ امریکہ کو امید ہے کہ دونوں فریقین 'جتنا جلدی ہوسکے' پہلے مرحلے پر عملدرآمد شروع کرسکتے ہیں۔ لڑائی میں چھ ہفتے کے وقفے کے بارے میں جان کربی نے کہا کہ 'دونوں فریقین ایک ساتھ بیٹھیں گے اور دوسرے مرحلے پر مذاکرات کی کوشش کریں گے کہ یہ کیسا ہوگا اور اسے کب شروع کیا جاسکتا ہے۔' بائیڈن نے گذشتہ ہفتے اپنے پیغام میں کہا تھا کہ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں مرد فوجیوں سمیت تمام بقیہ یرغمالیوں کی واپسی ہوسکتی ہے۔ ان کے مطابق جنگ بندی سے 'دشمنی کا مستقل خاتمہ ہوسکے گا۔' امریکہ کی قومی سلامتی کونسل کے ترجمان کے مطابق امریکی انٹیلیجنس کا خیال ہے کہ حماس کو فوجی اعتبار سے اس قدر نقصان پہنچایا جاچکا ہے کہ اب اس کے جنگجو سات اکتوبر جیسا حملہ دہرا نہیں سکیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ 'ہم نے ایسا نہیں کہا کہ وہ اسرائیلی عوام کے لیے واضح خطرہ نہیں۔۔۔ مگر اب ان کے پاس فوجی صلاحیتیں نہیں (کہ وہ نقصان پہنچا سکیں)۔' حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے مطابق جنگ کے آغاز سے غزہ میں 36 ہزار افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ حماس کے سات اکتوبر کے حملے میں قریب 1200 افراد کی ہلاکت ہوئی تھی جبکہ 252 یرغمالیوں کو غزہ لے جایا گیا تھا۔

'اگر نتن یاہو نے اس پر عمل کیا تو مستعفی ہو جائیں گے'، اسرائیلی وزرا کی دھمکی

امریکی صدر جو بائیڈن کی جانب سے غزہ جنگ کے خاتمے کے لیے اسرائیل کی جانب سے پیش کردہ مجوزہ منصوبے کے اعلان کے بعد دو اسرائیلی وزرا نے دھمکی دی ہے کہ اگر وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو نے اس منصوبے پر عمل کیا تو وہ مستعفی ہوجائیں گے اور حکومتی اتحاد توڑ دیں گے۔ وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ اور قومی سلامتی کے وزیر اتامار بین گویر کا کہنا ہے کہ وہ حماس کی تباہی سے قبل کسی بھی قسم کے معاہدے کے خلاف ہیں۔ دوسری جانب، اپوزیشن لیڈر یائر لاپید نے اعلان کیا ہے کہ اگر نتن یاہو اس منصوبے کی حمایت کرتے ہیں تو وہ حکومت کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں۔ اس سے قبل ماضی میں اسرائیلی وزیر اعظم خود کہہ چکے ہیں کہ جب تک حماس کی عسکری اور حکومتی صلاحیتوں کو ختم نہیں کردیا جاتا اور تمام یرغمالی رہا نہیں ہوجاتے تب تک مستقل جنگ بندی کا امکان نہیں۔ سنیچر کے روز سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں، سموٹریچ کا کہنا تھا کہ انھوں نے وزیر اعظم نتن یاہو کو بتا دیا ہے کہ وہ کسی 'ایسی حکومت کا حصہ نہیں بنیں گے جو اس مجوزہ منصوبے سے اتفاق کرے اور حماس کی تباہی اور تمام یرغمالیوں کی واپسی کے بغیر جنگ ختم کردے۔' بین گویر بھی ان سے متفق دکھائی دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ '[اس] معاہدے کا مطلب ہے جنگ کا خاتمہ اور حماس کو تباہ کرنے کے مقصد کو ترک کردینا۔' ان کا مزید کہنا تھا یہ ایک نامناسب معاہدہ ہے جو اسرائیلی ریاست کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے اور اس سے دہشت گردی کی جیت ہوگی۔ بین گویر کا کہنا تھا کہ وہ اس تجویز سے اتفاق کرنے کے بجائے 'حکومت تحلیل' کرنے کو ترجیح دیں گے۔ نتن یاہو کی حکومت کو پارلیمنٹ میں معمولی اکثریت حاصل ہے اور اسے قائم رکھنے کے لیے انھیں متعدد اتحادیوں کی حمایت درکار ہے۔ بین گویر کی جماعت کے پاس چھ نشستیں ہیں جبکہ سموٹریچ کی جماعت کے پاس سات سیٹیں ہیں۔ دوسری جانب اسرائیل کے سب سے بااثر اپوزیشن سیاست دانوں میں سے ایک یائر لاپید نے تنازع میں گھرے وزیر اعظم کو اپنی حمایت کی پیشکش کی ہے۔ ان کی جماعت کے پاس 24 سیٹیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے نے کہا کہ اگر بین گویر اور سموٹریچ حکومت سے الگ ہوتے ہیں تو یرغمالیوں کی واپسی کے معاہدے پر عملدرآمد کے لیے وہ نتن یاہو کی حمایت کے لیے تیار ہیں۔ یہ تنازع ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب تل ابیب میں ہزاروں افراد نے ریلی نکالی ہے اور اسرائیلی حکومت سے امریکی صدر کے مجوزہ منصوبے کو قبول کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مظاہرین نے اسرائیلی وزیر اعظم کے استعفیٰ کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ریلی کے دوران مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئی ہیں اور کچھ مظاہرین کو حراست میں لیے جانے کی بھی اطلاعات ہیں۔ سنیچر کے روز مصر، قطر اور امریکہ کے ثالثوں نے ایک مشترکہ بیان میں اسرائیل اور حماس پر زور دیا ہے کہ وہ بائیڈن کے مجوزہ معاہدے کو 'حتمی شکل' دیں۔ برطانوی وزیر اعظم رشی سونک نے بھی اس منصوبے کی حمایت کی ہے۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اگر حماس جنگ بندی کے منصوبے کو قبول کرتا ہے تو ان کی حکومت غزہ کے لیے مزید امداد فراہم کرسکتی ہے۔

غزہ جنگ کے خاتمے کا مجوزہ منصوبہ کیا ہے؟

اس سے قبل جمعے کو امریکی صدر جو بائیڈن نے غزہ جنگ کے خاتمے کے لیے اسرائیل کی جانب سے پیش کردہ مجوزہ منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'وقت آگیا ہے کہ یہ جنگ ختم ہو۔' انھوں نے حماس پر زور دیا تھا کہ وہ غزہ تنازع کے خاتمے کے لیے اسرائیل کی نئی تجویز قبول کرلے۔ نیا مجوزہ منصوبہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے مرحلے میں چھ ہفتے کی جنگ بندی کا اعلان کیا جائے گا۔ اس دوران اسرائیلی فوج غزہ کے آبادی والے علاقوں سے نکل جائے گی جبکہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بھیجی جانے والی امداد میں 'اضافہ' کیا جائے گا اور فلسطینی قیدیوں اور کچھ اسرائیلی یرغمالیوں کا تبادلہ بھی ہوگا۔ صدر بائیڈن کا کہنا تھا کہ یہ معاہدہ بالآخر مستقل 'دشمنی کے خاتمے' اور غزہ کی تعمیر نو کے ایک بڑے منصوبے کی بنیاد بنے گا۔ حماس کا کہنا ہے کہ وہ اس تجویز کو مثبت انداز میں دیکھ رہا ہے۔ جمعے کو وائٹ ہاؤس میں بات کرتے ہوئے امریکی صدر کا کہنا تھا کہ اس منصوبے کے پہلے مرحلے میں 'مکمل جنگ بندی'، آبادی والے علاقوں سے اسرائیلی فورسز کا انخلا اور فلسطینی قیدیوں کے بدلے اسرائیلی یرغمالیوں کا تبادلہ شامل ہے۔ امریکی صدر کا کہنا تھا کہ یہ ایک فیصلہ کن لمحہ ہے۔ 'حماس کہتا ہے کہ وہ جنگ بندی چاہتا ہے۔ یہ معاہدہ ان کے لیے یہ ثابت کرنے کا موقع ہے کہ وہ حقیقتاً یہی چاہتے ہیں۔' ان کا کہنا تھا کہ اس جنگ بندی کے نتیجے میں محصور علاقوں تک پہنچنے والی امداد میں اضافہ ممکن ہوگا اور روزانہ کی بنیاد پر 600 امدادی ٹرک غزہ میں داخل ہو پائیں گے۔ مجوزہ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں فوجیوں سمیت تمام اسرائیلی یرغمالیوں کو چھوڑا جائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کے بعد یہ جنگ بندی 'مستقل طور پر دشمنی کے خاتمے' کی بنیاد بنے گی۔ برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ کیمرون ان افراد میں شامل ہیں جنھوں نے حماس کو یہ تجویز ماننے کا مشورہ دیا ہے۔ انھوں نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر لکھا ہے کہ حماس کو 'اس معاہدے کو قبول کرنا چاہیے تاکہ ہم لڑائی کو روک سکیں۔' لارڈ کیمرون کا مزید کہنا تھا کہ 'ہم بہت عرصے سے یہ کہتے آئے ہیں کہ اگر ہم سب صحیح اقدام اٹھانے کے لیے تیار ہوں تو اس تنازع کو مستقل امن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔'' آیئے اس موقعے سے فائدہ اٹھائیں اور اس تنازع کو ختم کریں۔' اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے بھی اس پیشرفت کا خیر مقدم کیا ہے۔ ایکس پر جاری اپنے بیان میں ان کا کہنا تھا کہ دنیا 'غزہ میں بہت زیادہ مصائب اور تباہی دیکھ چکی ہے۔' ان کا کہنا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ یہ ختم ہو۔ 'میں (صدر) بائیڈن کے اقدام کا خیر مقدم کرتا ہوں اور تمام فریقین سے کہتا ہوں کہ وہ جنگ بندی، تمام یرغمالیوں کی رہائی، بلا روک ٹوک انسانی امداد کی رسائی اور بالآخر مشرق وسطیٰ میں ایک پائیدار امن کے لیے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔'

ناندیڑ حلقہ لوک سبھا انتخابات کے نتائج

Annexure for Tabulating Trends /Result

Number & Name of Constituency: 16-Nanded Parliamentary Constituency Round No. 25 ___ Dated 04 /06/2024

Sr. No	Name of Candidate	85- Bhokar	86-Nanded N	87-Nanded S	89-Naigaon	90 -Degloor	91 - Mukhed	Total	Brought from Prev Round	Cumulative Total
1	Chavan Vasantrao Balwantrao	1692	10687	0	2820	1930	2300	19429	500965	520394
2	Chikhalikar Prataprao Govindrao	1531	73	0	2712	2721	3237	10274	452178	462452
3	Pandurang Rama Adgulwar	22	2	0	40	34	38	136	6681	6817
4	Abdul Rais Ahemad	12	5	0	7	2	6	32	1459	1491
5	Avinash Vishwanath Bhosikar	676	10	0	335	291	41	1353	89798	91151
6	Kausar Sultana	2	11	0	6	7	6	32	1163	1195
7	Rahul Suryakant Yangade	2	0	0	1	3	2	8	716	724
8	Rukminbai Shankarrao Gite	1	4	0	2	7	5	19	870	889
9	Sushila Nilkanthrao Pawar	6	1	0	6	12	134	159	1667	1826
10	Hari Piraji Boyale	2	2	0	6	4	4	18	849	867
11	Kadam Suraj Devendra	2	2	0	3	2	6	15	776	791
12	Kalpana Sanjay Gaikwad	7	4	0	8	8	5	32	1263	1295
13	Gajanan Dattaramji Dhumal	3	3	0	0	5	2	13	922	935
14	Jagdish Laxman Potre	4	4	0	7	7	8	30	913	943
15	Devidas Govindrao Ingle	5	11	0	10	12	11	49	1388	1437
16	Nagesh Sambhaji Gaikwad	8	41	0	19	9	19	96	3184	3280
17	Nikhil Laxmanrao Garje	21	25	0	25	30	36	137	4128	4265
18	Bhaskar Champatrao Doifode	11	2	0	13	19	14	59	1996	2055
19	Maharudra Keshav Poplaitkar	2	2	0	4	7	6	21	879	900
20	Rathod Suresh Gopinath	5	0	0	3	0	4	12	786	798
21	Laxman Nagorao Patil	8	0	0	4	9	3	24	882	906
22	Sahebrao Bhiva Gajbhare	4	1	0	6	15	13	39	1131	1170
23	Dnyaneshwar Raosaheb Kapate	4	3	0	4	4	7	22	645	667
24	NONE OF THE ABOVE	8	10	0	14	12	21	65	3489	3554
Rejected Vote		0	0	0	0	0	0	0	0	0
Total Vote		4038	10903	0	6055	5150	5928	32074	1078728	1110802
Initial of RO										
Initial of Observer										

پاکستان میں لاپتہ بلوچ افراد کے اہل خانہ نے لانگ مارچ کا آغاز کیا

بلوچستان۔ 4/جون۔ ایم این این۔ جبری طور پر لاپتہ بلوچ افراد کے اہل خانہ کی جانب سے اتوار کو بلیدہ، زمران سے تربت (کیچ) تک لانگ مارچ کا آغاز کیا گیا۔ ضلع کیچ پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں واقع ہے۔ اس ضلع کا نام ضلع تربت تھا جو اس سے بھی پرانا نام بدل کر ضلع کیچ رکھ دیا گیا۔ بلوچ تنظیم نے کیچ کے رہائشیوں پر زور دیا کہ وہ احتجاج میں حصہ لیں اور جبری طور پر لاپتہ کیے گئے افراد کے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑے ہوں۔"اس وقت تربت میں ڈپٹی کمشنر آفس (ڈی سی آفس) کے سامنے احتجاج جاری ہے۔ ہم بلوچ قوم خصوصاً ضلع کیچ کے رہائشیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی جدوجہد کا حصہ بنیں اور جبری طور پر لاپتہ کیے گئے افراد کے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑے ہوں"۔ حال ہی میں، بی وائی سی نے کہا کہ جبری گمشدگی کے معاملات ایک نازک موڑ پر ہیں، اور انتظامیہ کا پرامن مظاہرین کو جھوٹے وعدوں کی پیشکش کا ردعمل ناقابل قبول ہے۔ ہم ان کھوکھلی یقین دہانیوں کو یکسر مسترد کرتے ہیں اور مظاہرین کے پیاروں کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بی وائی سی کے بیان میں بتایا گیا کہ علاقے میں نافذ ہونے والے واقعات کے خلاف کیچ اور تربت میں دو دھرنے دیئے گئے ہیں۔ بیان کے مطابق یونیورسٹی آف تربت میں بی اے میں داخلہ لینے والا ایک طالب علم نعیم رحمت اپنے دوسرے سمسٹر میں تھا جب وہ 17 مارچ 2022 کو جبری طور پر لاپتہ ہوگیا، اسے دو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، اور اس کا کوئی ٹھکانہ معلوم نہیں ہے۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

پاکستان کے پنجاب میں جنسی زیادتی کے واقعات میں اضافہ

لاہور۔ 4/ جون۔ ایم این این۔ ایک قوم اپنے نوجوانوں اور بچوں کو محفوظ ماحول فراہم کرنے کے لیے مشہور ہوتی ہے۔ لیکن اگر پاکستان کے پنجاب سے سامنے آنے والی حالیہ رپورٹس اور ڈیٹا کوئی اشارہ ہے تو وہاں بچوں کے ساتھ زیادتی اور تشدد میں تیزی ہے۔ صوبے کا معاملہ ہی لے لیں جہاں سیکیورٹی اہلکاروں نے ایک مدرسے کے استاد کو سبق یاد کرنے میں ناکامی پر 12 سالہ طالب علم پر حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ اس واقعے نے علاقے کی وزیر اعلیٰ مریم نواز کو شدید صدمہ پہنچایا اور انہوں نے اس حوالے سے آئی جی پولیس سے رپورٹ طلب کر لی۔ انسانی حقوق اور مذہبی آزادی سے متعلق ایک میگزین بٹر ونٹر کے مطابق مارچ کے آخر میں ایک مدرس نذیر نے پولیس کو اطلاع دی کہ اس نے ایک ممتاز عالم مولانا ابوبکر معاویہ کو اپنے 12 سالہ بیٹے کے ساتھ زیادتی کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا۔ مولوی کو گرفتار کرلیا گیا۔ ایک اور حالیہ واقعہ میں بورے والا میں تیزاب پھینکنے سے ایک کمسن بچی شدید جھلس گئی۔ نو سالہ فاطمہ اسکول سے واپس آرہی تھی کہ نامعلوم سائیکل سوار نے اس کے چہرے پر تیزاب پھینک دیا اور پھر موقع سے فرار ہوگیا۔ اے آر وائی نیوز کی خبر کے مطابق، پولیس نے گزشتہ ہفتے کراچی کے اورنگی ٹاؤن میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے والے گروہ کا پردہ فاش کیا اور تین کم سن بچوں کو بازیاب کرالیا۔ پولیس نے کہا کہ اس کی تحقیقات اس وقت شروع کی گئی جب 11 مئی کو ایک بچہ لاپتہ ہوا۔ کیس میں پوچھ گچھ کے دوران گینگ کی چونکا دینے والی سرگرمیوں کا پتہ چلا۔ یہ واقعات واضح طور پر ملک میں بچوں کے جسمانی تشدد کے خطرے کو ظاہر کرتے ہیں۔ پاکستانی غیر منافع بخش تنظیم ساحل کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں اتنی ہی تاریک تصویر پیش کی گئی جب اس نے ظاہر کیا کہ 2023 میں جنوبی ایشیائی ملک میں بچوں سے زیادتی کے 213,4 واقعات سرکاری طور پر رپورٹ ہوئے۔ ڈان نیوز نے رپورٹ کیا کہ اعداد و شمار کے صنفی تقسیم کے تجزیے سے معلوم ہوا کہ کل رپورٹ کیے گئے کیسز میں سے 251,2 متاثرین لڑکیاں اور 962,1 لڑکے تھے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ 6 سے 15 سال کی عمر کے بچے زیادتی کا سب سے زیادہ خطرہ ہیں۔ مزید یہ کہ 0-5 سال کے بچوں کو بھی جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ ڈان نیوز نے رپوٹ کیا کہ بدسلوکی کرنے والوں کے کرول نمبرز 2023 کے زمرے نے اشارہ کیا کہ رشتہ داروں، خاندان کے افراد، اجنبیوں اور خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے والوں کے ساتھ جاننے والے اب بھی بچوں کے جنسی استحصال میں سب سے زیادہ ملوث ہیں۔

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں مسیحی، دیگر اقلیتوں کو شدید بحران کا سامنا

لاہور۔ 4/جون۔ ایم این این۔ سنی انتہا پسند اور ان کے حامی پاکستان میں ایک بار پھر عیسائیوں کا شکار کررہے ہیں، جو عالمی برادری سے متعدد وعدوں کے باوجود پاکستان کی اقلیتوں کے تحفظ میں ناکامی کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ لوٹ مار کرنے والے ہجوم نے عیسائیوں کے گھروں کو آگ لگا دی، دو خاندانوں کو یرغمال بنالیا اور خاندان کے ایک فرد کو مبینہ طور پر قتل کردیا جب کہ پنجاب کے ضلع سرگودھا میں ایک بڑی پولیس فورس خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) نے علاقے میں مسیحی خاندانوں کے فوری تحفظ کا مطالبہ کیا ہے جنہیں انتہا پسند گروپوں کی قیادت میں مشتعل ہجوم کے ہاتھوں موت اور تباہی کے سنگین خطرات کا سامنا ہے۔ انسانی حقوق کے ایک وکیل اور سیاست دان جبران ناصر نے اس حملے کو اگست 2023 میں جڑانوالہ کے حملوں کا اعادہ قرار دیا۔ انتہا پسند گروپ تحریک لبیک پاکستان (ٹی ایل پی) کے مشتعل ہجوم کے کئی گروپوں نے کئی گرجا گھروں اور عیسائیوں کے گھروں کو نذر آتش کردیا۔ جیسا کہ موجودہ کیس میں، آتش زنی کرنے والوں نے عیسائیوں پر توہین مذہب کا الزام لگایا تھا، اور جھوٹے الزامات جیسا کہ بعد میں پتہ چلا۔ موجودہ کیس میں ایک مقامی مولوی کے کہنے پر جھوٹے الزامات لگائے گئے۔ ایک اور شہری حقوق کے گروپ، اقلیتی حقوق مارچ، نے ریاست کو اقلیتوں کو ٹی ایل پی جیسی انتہا پسند تنظیموں کے زیر قیادت ہجوم سے بچانے میں ناکامی کا ذمہ دار ٹھہرایا جس نے عیسائیوں سمیت اقلیتوں کے لیے زندگی کو جہنم بنا دیا ہے۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے جڑانوالہ حملے سے متعلق اپنی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ میں "مسیحی برادری کے اندر عدم تحفظ کے وسیع احساس" اور "انتظامیہ اور عدلیہ دونوں کے تئیں کمیونٹی کے اندر عدم اعتماد کے مروجہ احساس" کی نشاندہی کی تھی۔ کمیونٹی کو کس چیز نے غصہ دلایا کہ پولیس نے معلوم مجرموں کو سزا دینے کے بجائے، سینکڑوں مسیحیوں کو پکڑ کر جیلوں میں بند کردیا، بغیر کسی الزام کے۔ دیگر اقلیتوں کی طرح کمیونٹی بھی ان کے خلاف سوشل میڈیا پر چلائی جانے والی مہم سے صدمے کا شکار ہے۔ ریاست، مذہبی انتہا پسند گروہوں اور اکثریتی سنیوں کی طرف سے توہین مذہب پر حکمرانی کرنے والے سخت قوانین کا گزشتہ چند دہائیوں کے دوران اقلیتوں، بشمول ہندو، احمدیوں، شیعہ اور عیسائیوں کو سزا دینے کے لیے انتہائی غلط استعمال کیا گیا ہے۔ سینٹر فار ریسرچ اینڈ سیکیورٹی اسٹڈیز کے 2022 کے مطالعے کے مطابق، 1947 سے 2021 کے درمیان، مبینہ طور پر توہین مذہب کے الزام میں 89 افراد کو قتل کیا گیا۔ اس عرصے کے دوران تقریباً 1500 الزامات اور مقدمات درج ہوئے۔ ان میں سے 70 فیصد سے زیادہ پنجاب میں تھے۔ پنجاب انتہا پسندی کا گڑھ بن چکا ہے ٹی ایل پی جیسی تنظیمیں ریاست کی حمایت سے توہین مذہب کے جھوٹے الزامات پر اقلیتوں پر حملے کر رہی ہیں۔ اس کی ایک وجہ صوبے میں بریلوی سنی مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے جو ضیاء الحق کی اسلامائزیشن مہم کے دوران الگ تھلگ ہوگئی تھی۔ مارشل ڈکٹیٹر نے حریف دیوبندیوں کو ترجیح دی تھی۔ نتیجے کے طور پر، بریلویوں نے توہین رسالت کے قوانین کو اثر و رسوخ جمع کرنے اور دہشت پھیلانے کے ایک ہتھیار کے طور پر دفاع کرنے کا فیصلہ کیا۔ صوبہ پنجاب کی نو آموز وزیر اعلیٰ مریم نواز نے اپنے صوبے میں اقلیتوں کے تحفظ میں اپنا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ مستعار پولیس وردیوں میں سمارٹ نظر آنا اور بات ہے، پنجاب کی ایک موثر لیڈر بننا ایک حقیقی چیلنج ہے جہاں انتہا پسندوں کا قیام اس کی پارٹی سے زیادہ طویل اور گہری ہے۔ پاکستان میں عیسائی، ہندو، احمدی اور دیگر اقلیتیں مسلسل خوف کی زندگی گزار رہی ہیں۔ سرگودھا کے واقعے نے خوف اور ناامیدی کے اس احساس کو مزید گھمبیر بنا دیا ہے۔

مانو میں فیشن وانٹیریئر ڈیزائننگ کورسز میں داخلے

حیدرآباد، 4 جون (پریس نوٹ) ہندوستان میں جس تیزی کے ساتھ فیشن انڈسٹری ترقی کر رہی ہے، اس حساب سے اس شعبے میں روزگار کے مواقع بھی پیدا ہورہے ہیں۔ اس شعبے میں فریش گریجویٹس، ڈھائی سے پانچ لاکھ سالانہ تنخواہوں پر کام کررہے ہیں جبکہ اعظم ترین تنخواہیں 6 لاکھ سے لے کر 20 لاکھ سالانہ کے آس پاس ریکارڈ کی جارہی ہیں۔ اس پس منظر میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے فیشن ڈیزائننگ اور انٹیریئر ڈیزائننگ کے مضامین میں چار سالہ بی ایس سی، 2 سالہ ڈپلوما کورس اور ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس شروع کیا ہے۔ محترمہ سمانا موسوی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں شروع کردہ فیشن ڈیزائننگ اور انٹیریئر ڈیزائن ڈگری، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز کی انچارج ہیں۔ ان کے مطابق اگر طلبہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک درخشاں مستقبل کی تلاش میں ہیں تو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جاری فیشن ڈیزائننگ اور انٹیریئر ڈیزائننگ کورسز ان کی منزل ہوسکتے ہیں۔ اردو یونیورسٹی میں سمانا کالج آف ڈیزائن اسٹڈیز کے اشتراک سے چلائے جارہے کورسز طلبہ کی صلاحیتوں اور قابلیت کو فروغ میں معاون ہوں گے۔ محترمہ سمانا موسوی کہتی ہیں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں انتہائی اختراعی نوعیت کی تکنیک پر مبنی عصری رجحانات کے حامل تمام عصری آلات ومشنری سے لیس تیزی سے ترقی پذیر ڈیزائننگ صنعت کے لیے تربیت دی جاتی ہے۔ یہاں کے ماہر اساتذہ طلبہ کو اس شعبہ میں بھرپور رہنمائی کریں گے۔ یہاں پر موجود عصری ٹیکنالوجی اور مشنری، ورکشاپس طلبہ کو عصری ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرواتے ہیں جس سے انہیں عصری اور عملی نوعیت کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ کورس کی تکمیل کے بعد طلبہ کو انٹرن شپ بھی فراہم کی جاتی ہے جو ان کی صلاحیتوں کو مزید نکھرنے کا موقع دیتی ہے۔ بارہویں (10+2) یا مماثل امتحان کامیاب طلبہ ان کورسز میں داخلے کے اہل ہیں۔ اس کے علاوہ اردو یونیورسٹی کے ماڈل اسکولس، پالی ٹیکنیکس اور گریجویشن کامیاب طلبہ کو خصوصی چھوٹ دی جاتی ہے۔ یونیورسٹی کے حیدرآباد کیمپس میں فیشن ڈیزائننگ اور انٹیریئر ڈیزائننگ میں 4 سالہ بی ایس سی، 2 سالہ ڈپلوما اور ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس چلایا جارہا ہے۔ جبکہ لکھنؤ کیمپس میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس دستیاب ہے۔ آن لائن فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 30 جون 2024 ہے۔ تفصیلات یونیورسٹی ویب سائٹ manuu.edu.in سے یا موبائل نمبر 8106528786 سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اسدالدین اویسی کا 30 سالہ سیاسی کیریئر ملت کے لیے قابل فخر

آل انڈیا دلت مسلم او بی سی ویلفیر اسوسی ایشن کے نائب صدر محمد رفیق کا بیان

حیدرآباد۔ محمد رفیق صدر آل انڈیا دلت مسلم او بی سی ویلفیر اسوسی ایشن نے اپنے بیان کہا کہ اسدالدین اویسی ایک ممتاز ہندوستانی سیاست دان ہیں ان کا 30 سالہ سیاسی کیریئر ملت اسلامیہ کے باعث فخر ہے۔ اسدالدین اویسی مختلف سماجی وسیاسی امور پر اپنے واضح موقف کے لیے جانے جاتے ہیں۔ وہ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر ہیں، جو ایک سیاسی جماعت ہے جو بنیادی طور پر مسلم کمیونٹی کے مفادات کی نمائندگی کرتی ہے۔ اویسی 2004 سے حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ (ایم پی) ہیں، جو ہندوستان کے پارلیمنٹ کے ایوان زیریں لوک سبھا میں اس حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ 13 مئی 1969 کو حیدرآباد، تلنگانہ میں پیدا ہونے والے اسدالدین اویسی کا تعلق سیاسی طور پر ایک بااثر خاندان سے ہے۔ ان کے والد سلطان صلاح الدین اویسی بھی ایک نامور سیاست دان اور چھ بار رکن پارلیمنٹ رہے۔ اسدالدین اویسی نے حیدرآباد میں اپنی تعلیم مکمل کی اور بعد میں لندن میں لنکنز ان سے قانون کی ڈگری حاصل کی جس نے انہیں قانونی اور پارلیمانی امور میں مضبوط بنیاد فراہم کی۔ اویسی کی قیادت میں اے آئی ایم آئی ایم نے اپنے روایتی گڑھ حیدرآباد سے باہر اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ پارٹی نے مختلف ریاستوں بشمول مہاراشٹر، بہار اور مغربی بنگال میں الیکشن لڑا ہے، جس میں کامیابی کے مختلف درجات ہیں۔ یہ توسیعی حکمت عملی اے آئی ایم آئی ایم کو ہندوستانی سیاست میں ایک اہم کھلاڑی کے طور پر پوزیشن دینے کے اویسی کے عزائم کی عکاسی کرتی ہے، جو قومی گفتگو کو متاثر کرنے کے قابل ہے۔ اپنے سیاسی کام کے علاوہ، اویسی مختلف سماجی اقدامات، خاص طور پر تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال میں شامل ہیں۔ وہ تعلیمی ادارے اور ہسپتال چلاتا ہے جس کا مقصد پسماندہ طبقوں کو سستی خدمات فراہم کرنا ہے۔ یہ اقدامات سماجی واقتصادی تفاوت کو دور کرنے کے لیے ان کے عزم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اویسی کا سیاسی کیریئر 1990 کی دہائی میں اپنے والد کی رہنمائی میں شروع ہوا۔ انہوں نے سب سے پہلے 1994 میں آندھرا پردیش قانون ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لیا لیکن اپنے والد کی ریٹائرمنٹ کے بعد اہم سیاسی کرشن حاصل کیا۔ اویسی نے فرقہ وارانہ تشدد، امتیازی سلوک اور اقلیتوں کے سماجی واقتصادی حالات جیسے مسائل پر مسلسل توجہ دی ہے۔ وہ شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے)، نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز (این آر سی) اور دیگر پالیسیوں کے سخت ناقد رہے ہیں جنہیں وہ مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سمجھتے ہیں۔ ان کی وکالت سیکولرازم کے دفاع اور سماجی انصاف کے لیے جدوجہد تک پھیلی ہوئی ہے۔ اسدالدین اویسی تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کی نگرانی کرتے ہیں جس کا مقصد پسماندہ طبقات کو سستی خدمات فراہم کرنا ہے۔ یہ کوششیں سماجی واقتصادی تفاوت کو دور کرنے کے لیے ان کے عزم کو واضح کرتی ہیں۔ بطور سیاستداں بیرسٹر اسدالدین اویسی کی خدمات حسب ذیل ہیں:

1.	1994	1999	رکن اسمبلی چارمینار (پہلی میعاد)
2.	1999	2003	رکن اسمبلی چارمینار (دوسری میعاد)
3.	2004	2009	رکن پارلیمان حلقہ حیدرآباد (پہلی میعاد)
4.	2009	2014	رکن پارلیمان حلقہ حیدرآباد (دوسری میعاد)
5.	2014	2019	رکن پارلیمان حلقہ حیدرآباد (تیسری میعاد)
6.	2019	2024	رکن پارلیمان حلقہ حیدرآباد (چوتھی میعاد)
7	2024	موجودہ	رکن پارلیمان حلقہ حیدرآباد (پانچویں میعاد)

اسدالدین اویسی ہندوستانی سیاست میں ایک اہم اور بااثر شخصیت ہیں۔ اے آئی ایم آئی ایم کی ان کی قیادت اور پسماندہ طبقات کے خدشات کو بیان کرنے کی ان کی صلاحیت نے قومی سطح پر ان کی مسلسل مطابقت اور اثر کو یقینی بنایا ہے۔ اقلیتی حقوق کے محافظ کے طور پر اویسی کا کردار اور اپنی پارٹی کی رسائی کو بڑھانے کے لیے ان کی کوششیں ان کے متحرک سیاسی کیریئر کو نمایاں کرتی ہیں۔

کثیر مسلم آبادی والے علاقہ مہرون کے مسائل کو لے کر

بی وائی ایف نے دیا کارپوریشن کمشنر کو میمورنڈم

جلگاؤں: 4 جون (عقیل خان بیاولی) BYF (برائٹ یوتھ فاؤنڈیشن) جلگاؤں کی جانب سے 3 جون 2024، پیر جلگاؤں شہر کارپوریشن کی کمشنر پلوی بھاگوت کو ایک میمورنڈم دیا گیا جس میں مہرون کے مختلف مقامات پر کوڑا، کچرا اور گندگی پھیلی ہوئی ہے اور جہاں پر کوڑا دان رکھے ہوئے ہیں اس کی وجہ سے آس پاس کے رہنے والوں کو بدبو کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مختلف امراض لاحق ہوسکتے ہیں ان مسائل کو حل کرنے کی بات رکھی گئی، ساتھ ہی نشیمن کالونی جونی زم زم کرانہ کے پیچھے کے علاقے میں بارش اور نل کا پانی جمع ہونے کی وجہ سے لوگوں کے گھروں میں نالی کا گندا پانی گھس جاتا ہے، اس مسئلے کو بھی جلد سے جلد حل کرنے کی بات کی گئی۔ میمورنڈم دیتے وقت صدر شیبان فائز کے ساتھ ہی ارہان خان، ذاکر بھائی، یوسف بھائی، فیضان شیخ، افان شیخ، ایان خان، وغیرہ شامل تھے۔

چینی حملوں سے نپٹنے کیلئے تائیوان کی فوج لائیو فائر ڈرل کرے گی

تائی پے۔ 4/ جون۔ ایم این این۔ تائیوان کی فوج اس ماہ اپنے ساحل کے ساتھ اور ماتسو کی دفاعی چوکی پر لائیو فائر مشقوں کا ایک سلسلہ منعقد کرے گی، جو پیپلز لبریشن آرمی کی جانب سے متوقع بحری حملوں کو پسپا کرنے کی تقلید کرے گی۔ یہ مشقیں پی ایل اے کی جانب سے تائیوان کے گرد بڑے پیمانے پر جنگی کھیلوں کا آغاز کرنے کے صرف دو ہفتے بعد شروع ہونے والی ہیں جو تائیوان کی علیحدگی پسند قوتوں کے لیے سخت "سزا" کے طور پر "آزادی" کی خواہاں ہیں۔ تائیوان کی مشقیں اتوار کے روز سنگاپور میں ہونے والے شنگری لا ڈائیلاگ میں بیجنگ کے نئے وزیر دفاع ڈونگ جون کی ایک تازہ انتباہ کی بھی پیروی کرتی ہیں کہ "جو بھی تائیوان کو چین سے الگ کرنے کی جرات کرے گا اسے کچل دیا جائے گا اور اس کی تباہی کو دعوت دی جائے گی۔ بیجنگ خود مختار جزیرے کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے جسے ضرورت پڑنے پر طاقت کے ذریعے اپنے کنٹرول میں لایا جانا چاہیے۔ امریکہ سمیت بیشتر ممالک تائیوان کو خود مختار تسلیم نہیں کرتے لیکن وہ طاقت کے ذریعے کراس سٹریٹ اسٹیٹس کو کی یکطرفہ تبدیلی کے مخالف ہیں۔ گزشتہ آٹھ سالوں سے پہلے سے ہی تناؤ کا شکار آبنائے تائیوان تعلقات، 20 مئی کو تائیوان کے رہنما ولیم لائی چنگ ٹی کے اقتدار سنبھالنے کے بعد مزید بگڑ گئے۔ اپنی افتتاحی تقریر میں، لائی نے اصرار کیا کہ تائیوان اور سرزمین "ایک دوسرے کے ماتحت نہیں ہیں۔ 23 مئی کو، پی ایل اے نے دوروزہ ناکہ بندی کی مشق شروع کی، جس میں تائیوان کو شمال، جنوب اور مشرق سے گھیر لیا گیا۔ جزیرے کی ماہی پروری ایجنسی نے کہا کہ جزیرے کی جنگی تیاری کو تقویت دینے اور سمندر سے پی ایل اے کے ممکنہ حملوں کو پسپا کرنے کے لیے، تائیوان کی فوج جون بھر میں مشقوں کا ایک سلسلہ شروع کرے گی۔ جزیرے کی فوج کی آٹھویں فیلڈ کمانڈ، جو جنوب میں واقع ہے، بدھ کے روز جنوبی شہر تائینان کے قریب Xishu بیچ پر لائیو فائر اینٹی لینڈنگ ڈرل کے ساتھ قیادت کرے گی۔ اس کے بعد 18 جون کو نیو تائی پے کے ژونگ فو بیچ پر شمال میں واقع چھٹی فیلڈ کمانڈ کی طرف سے اسی طرح کی مشق کی جائے گی۔ ایجنسی نے ہفتے کے آخر میں کہا کہ وسطی تائیوان میں واقع دسویں فیلڈ کمانڈ 26 جون کو مرکزی شہر تائی چنگ کے قریب کوکو بیچ پر لائیو فائر اینٹی لینڈنگ ڈرل بھی کرے گی۔ اس نے بحری جہازوں اور ہوائی جہازوں کو مشق کے علاقوں کے قریب آنے سے بھی خبردار کیا۔ دریں اثنا، ماتسو ڈیفنس کمانڈ 26 سے 29 جون تک بیجان اور گاؤڈینگ کے قریب 10 لائیو فائر ڈرلز کرے گی، جو ماتسو کے دو چھوٹے جزائر ہیں۔

پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف چین کے سٹریٹجک دورے پر روانہ

اسلام آباد۔ 4/ جون۔ ایم این این۔ وزیراعظم شہباز شریف نے منگل کو بیجنگ کے پانچ روزہ سرکاری دورے کا آغاز کرتے ہوئے چین کے ساتھ پاکستان کے مستحکم اتحاد پر زور دیا، جس کا مقصد دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانا اور سی پیک منصوبوں کے دوسرے مرحلے کا آغاز کرنا ہے۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد یہ شریف کا چین کا پہلا دورہ ہے۔ شریف چین کے صدر شی جن پنگ سے ملاقات کریں گے تاکہ چین پاکستان تعلقات کے مستقبل کا نقشہ تیار کیا جاسکے۔ ایجنڈے میں 60 بلین ڈالر کے CPEC کے دوسرے مرحلے کا آغاز ہے، جو چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو کا سنگ بنیاد ہے۔ چین کو "آہنی بھائی" کے طور پر بیان کرتے ہوئے شریف نے مشکل وقت میں چین کی حمایت کو اجاگر کیا اور اقتصادی تعاون کو گہرا کرنے اور ٹیکنالوجی اور انسداد بدعنوانی میں چین کی ترقی سے سیکھنے کے لیے پاکستان کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب پاکستان شدید اقتصادی چیلنجز سے دوچار ہے۔

PIA کی بولی کے لیے چھ کمپنیوں کا انتخاب کیا گیا۔ وزیر نجکاری

اسلام آباد۔ 4/جون۔ ایم این این۔ پاکستان نے قومی کیریئر پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز (پی آئی اے(کو خریدنے کے لیے بولی کے لیے اہل چھ کمپنیوں کا انتخاب کیا ہے۔ وزیر نجکاری نے آج یہ اطلاع دی۔ یہ اعلان پاکستان کی جانب سے اظہار دلچسپی جمع کرانے کی تاریخ میں توسیع کے چند ہفتے بعد سامنے آیا ہے۔ کل آٹھ کمپنیوں اور کنسورشیم نے دلچسپی ظاہر کی تھی۔ عبدالعلیم خان کے دفتر سے ایک بیان میں کہا گیا کہ ایئر بلیو، عارف حبیب کارپوریشن، بلیو ورلڈ سٹی، فلائی جناح، پاک اتھنول (پرائیویٹ) (کنسورشیمز اور وائی بی ہولڈنگز کنسورشیمز فائنلسٹ کے طور پر سامنے آئے۔

یونیسیف نے افغانستان میں موسمیاتی تبدیلی کے خطرات سے نمٹنے کے لیے سرمایہ کاری میں اضافے پر زور دیا

اقوام متحدہ۔ 4/ جون۔ ایم این این۔ اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (یونیسیف) نے افغانستان میں حالیہ سیلاب کا حوالہ دیتے ہوئے موسمیاتی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے خطرات سے نمٹنے کے لیے سرمایہ کاری بڑھانے پر زور دیا ہے، جو بنیادی طور پر بچوں کو متاثر کرتے ہیں۔ پیر، 3 جون کو جاری ہونے والی ایک رپورٹ میں، یونیسیف نے کہا کہ انسانی برادری اور اقوام متحدہ کو قدرتی آفات اور موسمیاتی تبدیلی کی نئی حقیقت کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس رپورٹ کے مطابق سیلاب افغانستان میں بچوں کے لیے ایک فوری اور جاری خطرہ ہے۔ اس "سنگین انتباہ" کی ضرورت ہے کہ بین الاقوامی برادری بچوں پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنے میں کمیونٹیز کی مدد کے لیے اپنی کوششوں اور سرمایہ کاری کو بڑھائے۔ افغانستان میں حالیہ سیلاب، خاص طور پر غور، بغلان اور بدخشاں کے صوبوں میں یہ خدشات بڑھ گئے ہیں کہ افغانستان موسمیاتی تبدیلی سے لاحق خطرات سے نمٹنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ حالیہ سیلاب سے متعلق یونیسیف کی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ درجنوں بچوں سمیت تقریباً 350 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ مزید برآں، 800,7 رہائشی مکانات مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہو چکے ہیں اور 000,5 سے زائد خاندان سیلاب کی وجہ سے بے گھر ہو چکے ہیں۔ دریں اثنا، ورلڈ فوڈ پروگرام نے اعلان کیا ہے کہ اسے افغانستان میں حالیہ سیلاب کے متاثرین کی مدد کے لیے اگلے سات ماہ کے دوران کم از کم 5.14 ملین ڈالر کی ضرورت ہوگی۔

چین تیانمن اسکوائر قتل عام کی تاریخ کا سامنا کرے۔ تائیوان

تاپے۔ 4/جون۔ ایم این این۔ مین لینڈ افیئرز کونسل نے پیر (3 جون) کو چین پر زور دیا کہ وہ تیانمن اسکوائر قتل عام کی برسی کے موقع پر تاریخ کا سامنا کرے۔ قتل عام کی 35 ویں برسی کے موقع پر، مین لینڈ افیئرز کونسل نے بیجنگ حکام سے مطالبہ کیا کہ "4 جون کے واقعے کے تاریخی حقائق کا سامنا کرنے کی ہمت رکھیں۔ اس نے چینی کمیونسٹ پارٹی پر بھی زور دیا کہ وہ "ایک جامع گہرائی کو فروغ دے" اصلاحات" اور "لوگوں کو بہتر زندگی گزارنے کے قابل بنائیں۔ مین لینڈ افیئرز کونسل نے بیجنگ پر زور دیا کہ وہ نرم اور زیادہ کھلا رویہ اپنائے، مختلف آراء اور تجاویز کو برداشت کرے، اور نچلی سطح پر ان لوگوں کی بات سنیں جو آزادی، جمہوری طرز زندگی اور شہری حقوق کے حصول کے خواہاں ہیں۔ کونسل نے جمہوری نظام کے ادراک اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے سی سی پی کو ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا کیونکہ یہ طویل مدتی امن اور استحکام کا جدید راستہ ہے۔ کونسل نے اس بات پر زور دیا کہ آبنائے پار تعلقات کا جوہر نظام اور طرز زندگی کا مقابلہ ہے اور جمہوریت، آزادی اور امن کی عالمی اقدار آبنائے کے دونوں اطراف کے لوگوں کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کے لیے کلیدی عناصر ہیں۔ کونسل نے کہا کہ کراس سٹریٹ بات چیت خیر سگالی اور بات چیت پر مبنی ہونی چاہیے۔ مین لینڈ افیئرز کونسل نے امید ظاہر کی کہ بیجنگ حکام جمہوری اور آزاد نظام اور طرز زندگی پر تائیوان کے عوام کے اصرار کا احترام کریں گے، اور سمجھیں گے کہ "تائیوان کا جمہوری نظام آبنائے کے دونوں اطراف کا ایک قیمتی اثاثہ ہے۔"

رفح پر صہیونی قابض افواج کے تابڑ توڑ حملے

از قلم: خورشید عالم داؤد قاسمی
مون ریز ٹرسٹ اسکول، زامبیا، افریقہ

رفح فلسطین کا ایک شہر ہے جو جنوبی غزہ کی پٹی میں واقع ہے۔ یہ شہر جنوب مغرب میں غزہ شہر سے تقریباً تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ رفح شہر مصر اور غزہ کی پٹی کے درمیان واحد کراسنگ پوائنٹ ہے جہاں سے فلسطینی مصر میں داخل ہوتے ہیں۔ مگر مصری حکومت عام طور پر اسے صہیونی قابض ریاست اسرائیل کے دباؤ اور اس سے غیر معقول معاہدے کی بنیاد پر بند کیے رہتی؛ تاکہ فلسطینی باشندے آسانی سے آمد ورفت اور نقل وحمل کا فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ سن 2017ء میں اس شہر کی آبادی 889,171 افراد پر مشتمل تھی۔ صہیونی ریاست نے غزہ شہر میں، گذشتہ سال اکتوبر میں، زمینی اور فضائی حملے شروع کیا جو تا ہنوز جاری ہے۔ ان حملے میں عام لوگ کا بڑا جانی و مالی نقصان ہوا اور اب تک ہو رہا ہے۔ لوگوں نے وہاں سے کوچ کرکے "رفح" شہر میں پناہ لی۔ ان پناہ لینے والے لوگوں کی تعداد پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔ رفح سرحدی گذرگاہ کی فلسطین کے پریشان حال لوگوں کے لیے بڑی اہمیت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رفح واحد گذرگاہ تھی جو اسرائیل کے قبضے میں نہیں تھی۔ غزہ سے پوری دنیا کا رابطہ اسی سے ہو رہا تھا۔ یہاں سے انسانی امداد کے داخلے کی اجازت دی گئی تھی۔ اسرائیلی حملے کے بعد، جب صحت کے شعبے غزہ میں بری طرح ختم کردیے گئے؛ تو مریضوں اور زخمیوں کو اسی راستے سے بیرون ملک علاج کے لیے منتقل کیا جارہا تھا۔ اسرائیلی فوج نے بروز: منگل سات مئی 2024 سے اسے قبضہ کرکے بند کردیا ہے۔ سن 2005 میں غزہ سے اسرائیل کے انخلاء کے بعد، رفح گذرگاہ پر اسرائیلی افواج کی یہ پہلی بار واپسی ہے۔ صہیونی قابض ریاست کا یہ دعوی ہے کہ رفح گذرگاہ پر کچھ سرنگیں ہیں جن سے حماس والے ہتھیار اسمگلنگ کر رہے ہیں اور حماس کے مجاہدین رفح میں روپوش ہیں؛ لہذا جب تک وہ رفح پر حملے کرکے انھیں ختم نہیں کردیتی، ان کی فتح مکمل نہیں ہوگی۔ مصر جو اس تنازعے میں ایک ثالثی کا کردار ادا کررہا ہے اور جس کا اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلق بھی ہے، نے اس حملے پر تنقید کرتے ہوئے صہیونی ریاست کے اس دعوے کو مسترد کردیا ہے کہ رفح میں ایسے سرنگ پائے جاتے ہیں، جہاں سے ہتھیار اسمگلنگ کیے جارہے ہیں۔ مصر نے کہا ہے کہ "اسرائیل ان الزامات کو فلسطینی شہر رفح پر اپنی کارروائی جاری رکھنے اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے جنگ کو طول دینے کی غرض سے استعمال کررہا ہے۔" قابض فوج نے جس طرح غزہ کی پٹی کو کھنڈرات میں تبدیل کردیا ہے، اسی طرح رفح کو بھی کھنڈرات میں تبدیل کرنا چاہ رہی ہے۔ یہ سلسلہ رفح پر ہی نہیں رکے گا؛ بلکہ لگتا ہے کہ صہیونی ریاست مقبوضہ مغربی کنارے کو بھی کھنڈرات میں تبدیل کرے گی۔ صہیونی ریاست کے انتہائی دائیں بازو کے کابینی وزیر، جن کے پاس وزارت خزانہ کا قلمدان ہے، بیزالل اسموٹرچ کی تقریر کی ایک کلپ کسی صارف نے 31/مئی کو "ایکس" پر شیئر کی ہے۔ اس کلپ میں وہ مقبوضہ مغربی کنارے کے کچھ قصبوں کو ذکر کرکے کھنڈر میں تبدیل کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ وہ کہتا ہے: "ہم تمھارے شہروں کو کھنڈرات میں تبدیل کردیں گے، جیسا کہ ہم نے غزہ کی پٹی میں کیا ہے۔" صہیونی ریاست چاہتی ہے کہ آج جن بچے کھچے خطے پر فلسطین بولا جارہا ہے، وہ انھیں تہس نہس کردے، تاکہ فلسطینی عوام ناامید اور شکستہ خاطر ہوکر، اپنی مزاحمت ترک کردیں۔ نہیں تو کیا وجہ ہے کہ صہیونی ریاست اور قابض افواج نے پہلے لوگوں کو رفح شہر میں منتقلی کا مشورہ دی، جب تقریباً ڈیڑھ ملین لوگ وہاں منتقل ہو چکے ہیں؛ تو رفح شہر پر تابڑ توڑ حملے کررہی ہے۔ صہیونی ریاست نے عوام کو وہاں منتقل ہونے کا مشورہ دے کر، دھوکہ دیا ہے؛ کیوں کہ اس کا ارادہ پہلے سے ہی رفح کراسنگ پر قبضہ کرکے، وہاں کے باشندوں اور پناہ گزینوں پر بم برسانے کا تھا؛ تاکہ وہ رفح کراسنگ کو کسی طرح بند کرکے لوگوں کو خوراک، پانی، صحت وغیرہ کے حوالے جو مختصر سہولیات فراہم کی جارہی ہیں، انھیں بھی ختم کردے۔ ٹائمز آف اسرائیل کی 29/مارچ 2024 کی ایک رپورٹ میں ہے کہ بنجامن نیتن یاہو نے غزہ میں حماس کے ہاتھوں یرغمال فوجیوں کے اہل خانہ کو مطلع کیا تھا کہ اسرائیل رفح میں داخل ہونے کی تیاری کررہا ہے۔ اس وقت امریکہ اور عالمی برادری نے رفح پر حملے سے باز رہنے کی تنبیہ کی؛ مگر اس کے باوجود نیتن یاہو اپنی ضد پر قائم رہا اور رفح پر حملے کی منصوبہ بندی جاری رکھا۔ جب امریکہ اور دیگر اتحادی ممالک نے یہ محسوس کیا کہ یہ شخص اس کی بات نہیں ماننے والا ہے؛ تو انھوں نے یہ مطالبہ کیا کہ رفح میں پناہ گزینوں کی زندگیوں کی حفاظت کو یقینی بنائے بغیر کوئی بھی فوجی کارروائی نہ کی جائے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر صہیونی ریاست کے حکمراں اتنا انسانیت نواز اور دوسرے کی باتوں کو خاطر میں لانے والا ہوجائے؛ تو پھر وہ اپنی فوقیت دیگر انسانوں پر کیسے منوا پائے گا جو اس کا عقیدہ ہے۔ چناں چہ اس نے حماس کے کمانڈوز کی موجودگی کا بہانہ بنا کر، رفح پر تابڑ توڑ حملے شروع کروا دیا۔ قابض فوج اوائل اپریل سے رفح پر حملہ کررہی ہے۔ ایک تو رفح شہر کی گنجان آبادی، پھر شمالی وجنوبی غزہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس جگہ کو محفوظ مقام سمجھ کر، پناہ لے رکھی ہے۔ وہاں پر بمباری کی جاتی ہے جس سے درجنوں لوگ شہید ہو رہے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے حماس کے جنگجوؤں کے خفیہ ٹھکانے کو نشانہ بنانے کا بہانہ بنا کر، 18/اپریل کو، ایک عمارت کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں، گیارہ افراد شہید اور درجن سے زائد زخمی ہوگئے۔ پھر 20/اپریل کو رفح میں فضائی حملہ کیا گیا، جس میں چھ بچے اور دو خواتین سمیت نو فلسطینی شہید ہوئے۔ بروز: اتوار 28/اپریل کو رات میں، تین رہائشی عمارتوں پر اسرائیلی فضائیہ نے حملے کیے جس میں تقریباً پندرہ فلسطینی شہید ہوئے۔ جب قابض فوج نے اپریل کے مہینے میں رفح شہر پر کئی حملے کیا، جن کے نتیجے میں درجنوں لوگ شہید ہوئے اور وہ حملے سے باز نہیں آرہی تھی، اس وقت اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری انتونیو گوتریس نے 30/اپریل کو اپنا بیان جاری کیا کہ "اسرائیل کے ذریعہ رفح پر فوجی حملہ ہمارے لیے ایک اور ناقابل برداشت اضافہ ہوگا، جس سے ہزاروں شہریوں کی مزید ہلاکتیں ہوں گی، جہاں پہلے ہی بہت بڑی تعداد میں لوگ مارے جاچکے ہیں اور لاکھوں کو ایک بار پھر نقل مکانی پر مجبور کیا جائے گا۔" ان کا یہ بیان اس وقت آیا جب صہیونی ریاست کے وزیر اعظم نے رفح حملے کے بارے میں، پوری قطعیت کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ "حماس کے ساتھ یرغمالوں کی رہائی کا معاہدہ ہونے یا نہ ہونے سے قطع نظر، رفح پر اسرائیل حملہ کرے گا۔" امریکی صدر جو بائیڈن کی نیتن یاہو کی حمایت کی وجہ سے ڈیموکریٹک ووٹروں میں، عدم اطمینان پایا جارہا ہے۔ اس سے کچھ امریکی ڈیموکریٹس بھی خوف زدہ ہیں کہ اس کا اثر انتخابات میں ظاہر ہوگا؛ چناں چہ کیم مئی 2024 کو رفح میں اسرائیلی حملے روکنے کے لیے ستاون امریکی ڈیموکریٹس نے ایک کھلے خط پر دستخط کرکے بائیڈن سے مطالبہ کیا کہ وہ رفح پر حملے کو روکنے کے لیے ہر ممکن اقدام کرے۔ اگر اسرائیل بین الاقوامی قوانین کی پاسداری نہیں کرتا ہے؛ تو امریکہ کو معصوم زندگیوں کے تحفظ کے لیے اقدامات کرنا ہوں گے۔ انھوں نے موجودہ قوانین اور پالیسیوں کو استعمال کرتے ہوئے اسرائیل کو فوجی امداد فوری طور پر بند کرنے کے مطالبہ بھی کیا۔ مگر اس خط کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ بائیڈن یہ حملہ رکوانے میں ناکام رہا۔ رہا امداد کا مسئلہ: تو جس طرح اسرائیل کو سالانہ امداد دی جارہی تھی وہ جاری ہے؛ بلکہ امریکی ایوان نے 26 ارب ڈالر کا ہنگامی امدادی بل بھی منظور کیا ہے۔ نیتن یاہو میں انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ رفح شہر پر حملہ کرکے رفح کراسنگ، جو انسانی بنیادوں پر کارروائیوں کا مرکز ہے، اسے ختم کردیا جائے۔ خوراک، پانی، صحت اور صفائی کی جو قدرے سہولیات میسر ہے، انھیں بھی ختم کردی جائے۔ تقریباً پندرہ لاکھ لوگ جو وہاں پناہ لیے ہوئے ہیں، وہ ایک بار پھر ادھر ادھر بھٹکیں اور پریشان ہوں۔ یاہو کی چاہت پوری ہو رہی ہے۔ اب لوگوں کو مناسب طبی امداد نہیں ملے گی، بیماریوں کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوگا، خوراک کی قلت ہوگی اور مزید جانیں ضائع ہوں گی۔ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ جنگ بندی کی جو تجاویز مصر اور قطری ثالثوں کی طرف سے پیش کی گئی تھیں، انھیں حماس نے قبول کرلیا تھا، مگر آئندہ دن یعنی سات مئی کو رات میں اسرائیلی ٹینکوں نے پیش قدمی کرکے، رفح سرحدی گذرگاہ پر قبضہ کرلیا، اسے دونوں جانب سے گزرنے اور مصنوعات کے داخلے کے لیے بند کردیا اور صہیونی قابض افواج نے طیاروں سے کارپٹ بمباری کردی، جس کے نتیجے میں بیس سے زائد فلسطینی شہید ہوئے اور مشرقی رفح میں بمباری سے دس سے زائد مکانوں کو تباہ کردیا گیا۔ صہیونی ریاست تمام بین الاقوامی اور عدالتی قراردادوں کی بے توقیری کر رہی ہے اور غزہ کی پٹی پر نسل کشی کی مجرمانہ جنگ کو روکنے کے مطالبات کو کھلم کھلا نظر انداز کرکے، اپنے جنگی جرائم کو وسعت دے رہی؛ کیوں کہ اسے کچھ بڑی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ عالمی عدالت انصاف نے غزہ میں جنگ بندی پر عمل درآمد کے حوالے سے جنوبی افریقہ کی درخواست پر، بروز: جمعہ 24/مئی 2024 کو اپنا فیصلہ سنایا۔ اس فیصلے میں یہ احکامات جاری کیے گئے کہ "اسرائیل فوری طور پر رفح میں فوجی آپریشن روکے۔ اسرائیل ایک ماہ کے دوران غزہ کی پٹی میں صورتحال بہتر بنانے کے اقدامات کی رپورٹ بھی عدالت میں پیش کرے۔ مصر کی جانب سے رفح کی اہم راہداری کو انسانی امداد کی فراہمی کے لیے کھولے۔ غزہ میں حقائق کی جانچ پڑتال کے لیے تفتیش کاروں کو مکمل رسائی فراہم کرے۔" ان احکامات کے آنے کے اگلے ہی دن: 25/مئی کو صہیونی افواج نے رفح شہر سمیت غزہ کی پٹی میں کئی مقامات پر بمباری کی۔ عالمی عدالت کی حکم عدولی کرتے ہوئے غزہ کے رفح کیمپ میں، اپنی جارحیت بھی جاری رکھی اور بروز: اتوار 26/مئی کی شام کو اقوام متحدہ کی جانب سے محفوظ قرار دیے گئے کیمپ پر بمباری کی، جس کے نتیجے میں 75 سے زائد فلسطینی زندہ جل کر شہید ہوگئے اور درجنوں جھلس کر زخمی ہوگئے۔ اس حملے سے ناراض، فلسطین میں انسانی حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ: فرانسسکا البانی نے رفح میں، خیمے پر اسرائیل کے حملے کو خوفناک قرار دیتے ہوئے اسرائیل پر پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ ظلم، بین الاقوامی قانون اور نظام کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے، یہ ناقابل قبول ہے۔ صہیونی افواج کے رفح پر تابڑ توڑ حملے سے عالمی برادری میں ایک طرح کی بے چینی پائی جارہی ہے؛ مگر وہ کچھ کرنے سے قاصر ہیں؛ کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ امریکہ اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہے۔ صہیونی افواج نے 26/مئی کی شام جو حملے کیے، اس کی ہر طرف سے مذمت جاری ہی تھی کہ اس نے بروز: منگل، 28/مئی کو رفح کے مغرب میں، فلسطینی پناہ گزینوں کے ایک کیمپ پر ٹینک سے گولے برسائے، جس میں کم از کم اکیس افراد شہید ہوگئے۔ ٹینک کے چار گولے المواسی میں نصب خیموں کے درمیان گرے؛ جب کہ یہ وہ ساحلی علاقہ ہے جہاں صہیونی ریاست نے شہریوں کو محفوظ رہنے کے لیے منتقل ہونے کا مشورہ دیا تھا۔ اس دوران ایک اہم خبر مغربی یورپ سے آئی ہے۔ وہاں کے تین ممالک: اسپین، آئرلینڈ اور ناروے نے بروز: منگل، 28/مئی کو فلسطینی ریاست کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ ان ملکوں نے یہ فیصلہ اسرائیل پر عالمی برادری کو دباؤ بڑھانے کی غرض سے کیا ہے؛ تاکہ حماس کے پچھلے سال سات اکتوبر کو کیے گئے حملے کے جواب میں، حد سے بڑھے ہوئے اور تباہ کن اسرائیلی حملے اور طویل جنگ کو روکنے میں کردار ادا کرسکیں۔ ان ممالک کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، یورپی ملک سلووینیا کے وزیر اعظم روبرٹ گولوب نے بھی 31/مئی کو فلسطین کو آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فلسطین کو اب تک 140 سے زیادہ ممالک تسلیم کرچکے ہیں۔ اس کے باوجود فلسطین کو ابھی تک اقوام متحدہ کی مکمل رکنیت نہیں ملی؛ جب کہ صہیونی ریاست کو 1947 میں ہی مستقل رکنیت مل گئی تھی۔ آج صہیونی قابض ریاست اپنے جنگی جرائم کو آگے بڑھانے کے لیے طاقت کا وحشیانہ استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ شہری آبادی کو ویران کرکے، وہاں کے مکینوں سے انتقام لینے کی مذموم کوشش کررہی ہے۔ غزہ کے معصوم لوگوں کے خلاف انتہائی ہولناک قتل عام کررہی ہے۔ ماضی قریب میں، غزہ میں جو مکانات، اسپتال، مساجد، عبادت گاہ، تعلیمی ادارے ہوا کرتے تھے، وہ سب کے سب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب تک 36 ہزار سے زائد معصوم بچے، خواتین اور بزرگ صہیونی حملے کا نشانہ بن کر، ابدی نیند سو چکے ہیں اور 82 ہزار سے زائد لوگ زخمی ہیں۔ مگر فلسطینی عوام کی استقامت، ثابت قدمی اور بہادرانہ مزاحمت کے سامنے صہیونی افواج کے سارے بم اور میزائل ناکام ہیں۔ اگر عالمی برادری چاہتی ہے کہ فلسطینیوں پر حملے بند کیے جائیں اور ان کو ان کا جائز حق ملے، تو صہیونی ریاست پر پابندیاں عائد کرنی چاہیے اور جن ممالک کا بھی اس کے ساتھ سرمایہ کاری کا معاہدہ ہے، اسے فوراً معطل کردینا چاہیے۔

ناندیڑ لوک سبھا حلقہ سے کانگریس کے وسنت راؤ چوہان کی تاریخی جیت

ناندیڑ: 4/جون (ورق تازہ نیوز) 16- کانگریس امیدوار وسنت راؤ بلونت راؤ چوہان نے ناندیڑ لوک سبھا حلقہ سے کل 5 لاکھ 28 ہزار 894 ووٹ حاصل کیے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی امیدوار پرتاپ راؤ گوونڈ راؤ چکھلیکر کو 59 ہزار 442 ووٹوں سے شکست دی۔ ووٹوں کی گنتی 4 جون کی صبح 8 بجے پرامن طریقے سے شروع ہوئی۔ دوسرے راؤنڈ سے آگے بڑھتے ہوئے وسنت راؤ چوان نے آخر تک اپنی برتری برقرار رکھی۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور کلکٹر ابھیجیت راوت نے 27ویں راؤنڈ کے بعد انہیں فاتح قرار دیا اور انہیں سرٹیفکیٹ پیش کیا۔ اس سے قبل آج صبح تقریباً 7.30 الیکشن انسپکٹر شنشک مشرا اور سمیر کمار او۔ جے۔ اور کلکٹر ابھیجیت راوت نے مختلف پارٹیوں کے نمائندوں کی موجودگی میں اسٹرانگ روم کو کھولنے کی کارروائی کی۔ 8 بجے اسٹرانگ روم کھلنے کے بعد ووٹوں کی گنتی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے پوسٹل ووٹوں کی گنتی شروع ہوئی۔ اسی دوران ای وی ایم مشینوں پر ووٹوں کی گنتی شروع ہوگئی۔ ووٹوں کی گنتی گورنمنٹ پالی ٹیکنیک کے گراؤنڈ فلور پر چھ اسمبلی حلقوں اور پہلی منزل پر تین اسمبلی حلقوں کی رائے شماری کی گئی۔ پہلے راؤنڈ کا نتیجہ صبح ساڑھے دس بجے کے قریب اعلان ہوا، گنتی کے پہلے مرحلے میں بی جے پی امیدوار پرتاپ راؤ 19 ہزار 543 ووٹوں اور 1 ہزار 386 ووٹوں کی برتری کے ساتھ آگے تھے۔ کانگریس کے وسنت راؤ چوہان نے دوسرے دور سے اپنی برتری برقرار رکھی اور آخری راؤنڈ میں 59 ہزار 442 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔

صبح آٹھ بجے شروع ہونے والی ووٹوں کی گنتی رات کو ستائیسویں راؤنڈ کے بعد رک گئی۔ ناندیڑ لوک سبھا حلقے چھ اسمبلی حلقوں پر مشتمل ہیں۔ پولس ڈیپارٹمنٹ کے 500 ملازمین اور مختلف محکموں کے 500 ملازمین سمیت 1000 کے قریب ملازمین ووٹوں کی گنتی کے لیے کام کررہے تھے۔ ناندیڑ ضلع انتظامیہ نے پولنگ کے نمائندوں، میڈیا کے نمائندوں اور گنتی کے عملے کے لیے پیشگی انتظامات کیے تھے۔ اس لیے گنتی کا عمل شدید گرمی کے دن کے باوجود بغیر کسی رکاوٹ کے انتہائی تیز رفتاری سے انجام دیا گیا۔ گنتی مرکز کے باہر ایک وسیع میڈیا سنٹر قائم کیا گیا تھا۔ ضلع کے سینکڑوں میڈیا نمائندوں نے اس میڈیا سنٹر میں خبروں کے اجتماع کے لیے ہجوم کیا۔ انتظامیہ نے ناندیڑ سمیت ملک بھر میں انتخابی نتائج کو ایک بڑی ایل ای ڈی اسکرین پر دیکھنے کا انتظام کیا تھا۔

11.28 لاکھ ووٹوں کی گنتی: ناندیڑ لوک سبھا حلقہ کے تمام چھ اسمبلی حلقوں کے لیے 26 اپریل 2024 کو پولنگ ہوئی تھی۔ ناندیڑ ضلع میں کل 18 لاکھ 51 ہزار 843 ووٹر تھے۔ اس میں 9 لاکھ 55 ہزار 84 مرد، 8 لاکھ 96 ہزار 617 خواتین اور 142 تھرڈ کلاس شامل ہیں۔ ضلع میں 60.94 فیصد ووٹنگ ہوئی، کل 11 لاکھ 28 ہزار 564 ووٹرز نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ ان تمام ووٹوں کی آج گنتی کی گئی۔

5315 پوسٹل ووٹ: اس الیکشن میں 5315 پوسٹل ووٹوں کی گنتی کی گئی۔ اس میں انتخابی کارکن، فوجی اہلکار، معذور اور بزرگ شہری شامل تھے۔ آج کی ووٹوں کی گنتی میں، جیتنے والے امیدوار وسنت راؤ چوان کو 2029 ووٹ ملے، بی جے پی امیدوار پرتاپراؤ چکھلیکر کو 2000 اور ونچیت بہوجن اگھاڑی کے بھوسیکر، جو مقابلے میں تیسرے نمبر پر نہیں آئے، کو 422 پوسٹل ووٹ ملے۔

27 راؤنڈز میں ووٹوں کی گنتی: ہر اسمبلی حلقہ کے راؤنڈ کا تعین ناندیڑ ضلع کے چھ اسمبلی حلقوں میں پولنگ اسٹیشنوں کی تعداد سے کیا جاتا ہے۔ چونکہ ناندیڑ جنوبی ضلع میں سب سے زیادہ پولنگ سینٹر والا حلقہ ہے، اس جگہ 23 راؤنڈز کیے گئے، نائگاؤں اور دیگلور حلقوں کے لیے 25 راؤنڈ، بھوکر اور مکھیڈ حلقوں کے لیے 26 راؤنڈ، اور ناندیڑ کے لیے 27 راؤنڈ کیے گئے۔ نارتھ مصدر سنگھ 27 راؤنڈز کے بعد حتمی نتیجہ کا اعلان کیا گیا۔

23 امیدواروں کے حتمی اعداد وشمار: ان میں چوان وسنت راؤ بلونت راؤ (انڈین نیشنل کانگریس)-528894، چکھلیکر پرتاپراؤ گووند راؤ (بھارتی جنتا پارٹی) 469452، پانڈورنگ راما اڈگلوار (بہوجن سماج پارٹی) 6901، عبدالرئیس احمد (دیش جنہت پارٹی)-1510 وناشواشیکر۔ (محروم بہوجن اگھاڑی)-92512، کوثر سلطانہ (انڈین نیشنل لیگ)-1215، راہول سوریا کانت انگے (بہوجن مکتی پارٹی)-737، رکمنی بائی شنکراؤ گیتے (بھارتیہ پرجا سوراجیہ پکشا) -903، سشیلا پارٹی (انڈین نیشنل لیگ) -903-1890، ہری پیراجی بوئیلے (بہوجن بھارت پارٹی)-878، جب کہ آزاد میں کدم سورج دیویندر (آزاد) -799، کلپنا سنجے گائیکواڈ (آزاد) -1310، گجانن دتارام جی دھولے (آزاد) -950، جگدیش لکشمن پوترے (آزاد) -963، دیوی داس گووند راؤ انگلے (آزاد) -1471، ناگیش سمبھاجی گائیکواڑ (آزاد) -3318، نکھل لکشمن راؤ گرجے (آزاد) -4325، بھاسکر چمپتراؤ ڈوئیفوڈ (آزاد) -2080، مہرودر کیشو پوپلائیتکر (آزاد) -3318 گوپی ناتھ (آزاد) -808، لکشمن ناگوراؤ پاٹل (آزاد) -923، صابر اوبھیوا گجھارے (آزاد) -1193، دنیشور راؤ صاحب کپاٹے (آزاد) -681 اور حتمی اعداد وشمار 3628 ہیں۔

16 گھنٹے کی مسلسل جدوجہد: آج الیکشن انسپکٹر ششانک مشن، سمیر کمار او۔ جے۔ ان کے ساتھ کلکٹر ابھیجیت راوت، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشنا کوکاٹے کی رہنمائی میں مختلف محکموں کے افسران اور ملازمین نے صبح 6 بجے سے ہی انتخابی کاموں کے لیے خود کو وقف کردیا۔ ملازمین گزشتہ 80 دنوں سے اس کام میں مصروف ہیں اور ملازمین مطمئن تھے کہ ووٹوں کی گنتی کے ذریعے انتخابی کام مکمل ہوگیا ہے۔

جادھو سنجے (بنڈو) پربھنی لوک سبھا حلقہ سے جیت گئے

پربھنی: (ورق تازہ نیوز) 17- لوک سبھا عام انتخابات 2024 حلقہ کی گنتی کا عمل آج یہاں وسنت راؤ نائک زرعی یونیورسٹی کے کالج آف ایگریکلچرل انجینئرنگ میں منعقد ہوا۔ کلکٹر اور ڈسٹرکٹ الیکشن ریٹرننگ آفیسر رگھوناتھ گاوڑے نے حلقہ کے انتخابی نتائج کا اعلان کیا۔ 17 شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے امیدوار جادھو سنجے (بنڈو) ہری بھاؤ کو پربھنی لوک سبھا حلقہ سے 6,01,343 ووٹ ملے۔ راشٹریہ سماج پارٹی کے امیدوار جنکر مہادیو جگناتھ کو 4,67,282 ووٹ ملے۔ ضلع کلکٹر اور ڈسٹرکٹ الیکشن ریٹرننگ آفیسر رگھوناتھ گاوڑے نے اعلان کیا کہ شیو سینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے امیدوار جادھو سنجے (بنڈو) ہری بھاؤ نے 1,34,061 ووٹوں سے جیت حاصل کی ہے اور جادھو سنجے (بنڈو) ہری بھاؤ کو انتخابی سرٹیفکیٹ دے کر مبارکباد دی اس موقع پر ایم ایل اے الیکشن انسپکٹر کرشنا کمار نرالا اور این۔ معین الدین، کلکٹر اور ضلع انتخابی فیصلہ افسر رگھوناتھ گاوڑے، ایم ایل اے راہل پاٹل، ایڈیشنل کلکٹر ڈاکٹر۔ پرتاپ کالے، ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر انورادھا دھلکاری، ڈپٹی ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر جناردھن وداٹے کے ساتھ تمام اسسٹنٹ الیکشن ریٹرننگ افسران موجود تھے۔ پربھنی لوک سبھا کے 17 حلقوں سے کل 34 امیدواروں نے الیکشن میں حصہ لیا۔ ان تمام امیدواروں نے درج ذیل ووٹ حاصل کیے ہیں۔

دعائے صحت کی اپیل

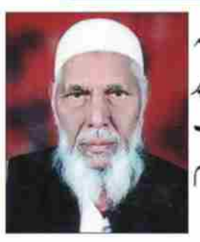

جناب مولوی احمد الدین صاحب (سابقہ امام وخطیب مسجد تکیہ برہم پوری، ناندیڑ و نیوز پیپر ایجنٹ) کو گزشتہ دنوں قلب پر حملہ ہوا ہے، اب صحت بتدریج ٹھیک ہے۔ مکمل صحت یابی کیلئے تمام برادران اسلام سے دعاء کی درخواست ہے۔

دعاؤں کے طالب: محمد سراج الدین و ریاض الدین عرف بابا

ممبئی: بی جے پی امیدوار ایڈوکیٹ اجول نکم کو شکست

ممبئی: 4/ جون۔ (ورق تازہ نیوز) ممبئی میں لوک سبھا کی چھ سیٹیں ہیں۔ اس نتیجے کا اعلان آج کیا گیا ہے۔ ممبئی میں مہایوتی بمقابلہ مہاوکاس اگھاڑی کا مقابلہ ہے۔ اس الیکشن میں شنڈے گروپ اور ٹھاکرے گروپ کی ساکھ داؤ؟ پر لگی ہے۔ شمالی وسطی ممبئی میں بی جے پی امیدوار ایڈوکیٹ اجول نکم کو شکست ہوئی ہے۔ کانگریس امیدوار ورشا گائیکواڑ نے جیت حاصل کی ہے۔ وہ دھاراوی سے رکن اسمبلی ہیں۔

جھارکھنڈ میں انڈیا الائنس نے پانچ نشستوں پر کامیابی حاصل کی

جھارکھنڈ میں لوک سبھا انتخابات کے نتائج انڈیا اتحاد نے پانچ سیٹوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ مرکزی وزیر اور بی جے پی امیدوار ارجن منڈا کھنٹی سے کانگریس کے کالی چرن منڈا سے الیکشن ہار گئے ہیں۔ وہیں سابق وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی اہلیہ کلپنا سورین مرموگانڈے اسمبلی ضمنی انتخاب میں جیت گئیں۔ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے مطابق راج محل سے جے ایم ایم کے وجے ہانسدا، دمکا سے جے ایم ایم کے نلین سورین، گوڈا سے بی جے پی کے نشی کانت دوبے، چترا سے بی جے پی کے کالی چرن سنگھ، کوڈرما سے مرکزی وزیر انا پورنا دیوی، گریڈیہ سے اے جے ایس یو کے چندر پرکاش چودھری، دھنبا سے بی جے پی کے ڈلو مہتو، رانچی سے بی جے پی کے سنجے سیٹھ، جمشید پور سے بی جے پی کے ودیوت ورن مہتو، سنگھ بھوم سے جے ایم ایم کے جوبا مانجھی، کھونٹی سے کانگریس کے کالی چرن منڈا، لوہردگا سے کانگریس کے سدرشن بھگت، پلاموسے بی جے پی کے وشنو دیال رام، اور بی جے پی کے وشنو دیال رام منیش جیسوال ہزاری باغ سے کامیاب ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی نے 11 سیٹیں جیتی تھیں، اس کی اتحادی اے جے ایس یو نے ایک سیٹ اور جھارکھنڈ مکتی مورچہ اور کانگریس نے ایک ایک سیٹ جیتی تھی۔

بہرامپور لوک سبھا سیٹ سے یوسف پٹھان کو جیت ملنے پر جذباتی ہوئے چھوٹے بھائی عرفان پٹھان

بہرامپور: لوک سبھا انتخاب 2024 کے ووٹوں کی گنتی جاری ہے اور کئی امیدواروں کو فتحیابی بھی نصیب ہوچکی ہے۔ فاتح امیدواروں میں کچھ چہرے ایسے ہیں جس نے لوگوں کو حیران کردیا ہے۔ ایسے چہروں میں سے ایک یوسف پٹھان ہیں جن کی جیت کی امید شاید ہی کسی نے کی ہوگی۔ ترنمول کانگریس امیدوار یوسف پٹھان نے مغربی بنگال کے بہرامپور سے لوک سبھا انتخاب لڑا اور انھوں نے کانگریس کے معروف لیڈر ادھیر رنجن چودھری کو شکست فاش دے دی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ادھیر رنجن چودھری اس پارلیمانی حلقہ سے 25 سال بعد انتخاب ہارے ہیں۔ بڑے بڑے سیاسی ماہرین ان کی جیت کا دعویٰ کررہے تھے، لیکن عرفان پٹھان نے کثیر ووٹوں سے انھیں شکست دے دی۔ اس جیت کے بعد یوسف پٹھان کے شیدائی تو خوشی منا ہی رہے ہیں، ان کے چھوٹے بھائی عرفان پٹھان کی بھی خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ وہ اپنے بھائی کی جیت کے بعد جذباتی ہوگئے اور سوشل میڈیا پر بڑے بھائی کے لیے خاص پیغام پوسٹ کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر عرفان پٹھان نے یہ پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے "لالا، ایک نیک مقصد کے لیے آپ تجربہ کار سیاسی لیڈروں کے سامنے جیت حاصل کرنے کے مشکل سفر پر نکلے تھے۔ ایمانداری اور عزم مصمم سے لبریز آپ کے نیک ارادے اب بڑی تبدیلیوں کا پیش خیمہ بنے، جس سے ہمارے ملک کے شہریوں کی زندگی بہتر ہو۔" عرفان پٹھان نے اس پوسٹ کے ذریعہ اشاروں میں بتادیا کہ اب ان کے بڑے بھائی یوسف سبھی کی بھلائی کے لیے کام کریں گے۔

تلنگانہ: کانگریس کو 8 اور بی جے پی کو 8 نشستوں پر کامیابی، مجلس نے سیٹ پر قبضہ برقرار رکھا

حیدرآباد: تلنگانہ کی 17 لوک سبھا نشستوں کے نتائج جاری کردیئے گئے ہیں۔ ریاست کی حکمراں جماعت کانگریس اور بی جے پی نے 8، 8 حلقوں پر کامیابی حاصل کی۔ حلقہ لوک سبھا حیدرآباد کی باوقار نشست پر مجلس نے اپنا قبضہ برقرار رکھا ہے۔ پارٹی کے صدر و حیدرآباد سے مجلس کے امیدوار اسدالدین اویسی نے پانچویں مرتبہ اس نشست پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ تلنگانہ تحریک میں سرگرم رول ادا کرنے اور ریاست میں دس سال تک برسراقتدار بی آر ایس کو صفر نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ ریاست میں بی جے پی کا مظاہرہ بہتر درج کیا گیا ہے کیونکہ اس کی نشستوں کی تعداد جو چار تھی بڑھ کر 8 ہوگئی ہے۔ بی جے پی نے دو پارلیمانی حلقہ چیوڑلہ اور ملکاجگری کے علاوہ محبوب نگر اور میدک سے کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح حکمراں جماعت کانگریس کا مظاہرہ بھی بہترین رہا۔ کانگریس کو 8 نشستیں حاصل ہوئیں۔ قبل ازیں اس کے ارکان کی تعداد 3 تھی۔ کانگریس نے ورنگل، محبوب آباد، ناگر کرنول، ظہیرآباد اور پداپلی پر قبضہ کرلیا۔ ریاست کے 17 حلقوں میں میدک کو چھوڑ کر باقی تمام حلقوں میں کامیابی حاصل کرنے والے امیدواروں میں یکطرفہ مقابلہ دیکھا گیا۔ 10 سے زائد امیدواروں نے لاکھوں ووٹوں کی اکثریت سے کامیابی حاصل کی جن میں سب سے زیادہ اکثریت نلگنڈہ سے مقابلہ کرنے والے کانگریس امیدوار رگھو ویر ریڈی ہیں جنہوں نے بی جے پی کے امیدوار سیدی ریڈی کو 5 لاکھ 59 ہزار سے زائد ووٹوں کی اکثریت سے شکست دی۔ بتایا گیا ہے کہ یہ اکثریت دو تلگو ریاستوں کے پارلیمانی حلقوں میں سب سے زیادہ ہے۔ حیدرآباد لوک سبھا سے صدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین اسدالدین اویسی نے بی جے پی امیدوار مادھوی لتا کو 3 لاکھ 20 ہزار ووٹوں کی اکثریت سے شکست دی۔ کریم نگر سے بی جے پی امیدوار بنڈی سنجے نے کانگریس امیدوار راجندر راو کو 2 لاکھ 2 ہزار ووٹوں کی اکثریت سے شکست دے دی۔ ورنگل سے کانگریس امیدوار کڈیم کاویا نے بی جے پی امیدوار رمیش کو 2 لاکھ سے زائد ووٹوں سے شکست دی۔ بھونگیر سے کانگریس امیدوار کرن کمار ریڈی نے بی جے پی امیدوار بی نرسیا گوڑ کو 2 لاکھ سے زائد ووٹوں سے شکست دی۔ پداپلی کے کانگریس امیدوار گڈم ونشی کرشنا نے بی جے پی امیدوار سرینواس کو ایک لاکھ 31 ہزار ووٹوں سے شکست دی۔ نظام آباد سے بی جے پی امیدوار ڈی اروند نے کانگریس امیدوار جیون ریڈی کے خلاف ایک لاکھ سے زائد ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ چیوڑلہ سے بی جے پی امیدوار کونڈا ویشویشور ریڈی کانگریس امیدوار رنجیت ریڈی کے خلاف ایک لاکھ 6 ہزار ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ ناگرکرنول سے کانگریس امیدوار ملوروی نے بی جے پی امیدوار بھرت پرساد کو 94 ہزار ووٹوں سے شکست دی۔ عادل آباد سے بی جے پی امیدوار ناگیش نے کانگریس امیدوار اترم سکنا کو زائد از 84 ہزار ووٹوں سے شکست دے دی۔ سکندرآباد سے مرکزی وزیر کشن ریڈی نے کانگریس امیدوار ناگیندر کے خلاف 50 ہزار ووٹوں کی اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ میدک سے بی جے پی امیدوار رگھونندن راو نے کانگریس امیدوار نیلم مدھو کو 35 ہزار سے زائد ووٹوں سے شکست دے دی۔ محبوب نگر پارلیمانی حلقہ میں بی جے پی اور کانگریس کے درمیان کانٹے کا مقابلہ دیکھا گیا جہاں بی جے پی امیدوار ڈی کے ارونا نے کانگریس امیدوار ڈاکٹر ونشی چند ریڈی کو صرف 3,600 ووٹوں کی اکثریت سے شکست دے دی۔

اندور لوک سبھا نشست پر نوٹا کو 2 لاکھ 18 ہزار 674 ووٹ ملے

اس بار نوٹا (اوپر میں سے کوئی نہیں) کے ا? پشن نے اندور پارلیمانی حلقے میں بھی ایک الگ ریکارڈ بنایا ہے۔ نوٹا کو یہاں سے 2 لاکھ 18 ہزار 674 ووٹ ملے ہیں۔ اندور پارلیمانی سیٹ اس بار خبروں میں رہی، جہاں کانگریس نے اکشے کانتی بام کو اپنا با امیدوار قرار دیا تھا، لیکن پرچہ نامزدگی واپس لینے کے دن ہی انہوں نے سب کو حیران کردیا اور نہ صرف اپنا پرچہ نامزدگی واپس لے لیا، بلکہ کانگریس کو الوداع کہہ کر بی جے پی میں شامل ہوگئے۔ اس کے بعد اندور سے کانگریس کا کوئی امیدوار انتخابی میدان میں نہیں رہا۔

لداخ: مرکزی زیرانتظام علاقہ لداخ میں ا? زاد امیدوار حاجی حنفیہ جان نے بی جے پی کے تاشی گیالسن اور انڈین نیشنل کانگریس کے سیرنگ نمگیال کو شکست دے کر جیت حاصل کی۔ اطلاعات کے مطابق لداخ یونین ٹریٹری سیٹ پر اس بار آزاد امیدوار حنفیہ جان نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اس نشست پر جے پی کے تاشی گیالسن اور کانگریس کے سیرنگ نمگیال نے آزاد امیدوار کو ٹکر تو دی لیکن بعدازاں جیت آزاد امیدوار کو ہی حاصل ہوئی۔

راجستھان میں انڈیا الائنس نے بی جے پی سے چھینیں 11 سیٹیں، بی جے پی کے حصے میں 14 سیٹس آئیں

جے پور: لوک سبھا انتخابات کے نتائج میں راجستھان میں کل 25 لوک سبھا سیٹوں میں کانگریس نے بی جے پی سے 11 سیٹیں چھین لی ہیں۔ 2019 میں بی جے پی نے یہاں سے 24 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی لیکن اس بار وہ 14 پر ہی سمٹ کر رہ گئی۔ یہاں انڈیا الائنس نے اسے زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ انڈیا الائنس کو ملنے والی سیٹوں میں سے کانگریس کو 8، سی پی آئی (ایم) کو 1، آر ایل ٹی پی کو 1 اور بھارتیہ ادیواسی پارٹی کو 1 سیٹ ملی ہے۔ کانگریس نے دس سال میں پہلی بار ریاست لوک سبھا الیکشن میں اپنا کھاتہ کھولا ہے۔ گزشتہ سال ہونے والے اسمبلی انتخابات میں شکست کے بعد 8 لوک سبھا سیٹوں پر اس کی اس کامیابی کو کافی اہم سمجھا جارہا ہے۔ راجستھان کی 25 سیٹوں پر دو مرحلوں میں انتخاب ہوا تھا۔ جیتنے والے امیدواروں میں پانچ موجودہ ایم ایل اے (تین کانگریس، ایک بی اے پی اور ایک آر ایل پی) ہیں۔ بی جے پی امیدوار اور مرکزی وزیر کیلاش چودھری باڑمیر سیٹ سے ہار گئے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے 2014 کے عام انتخابات میں ریاست کی تمام 25 پارلیمانی نشستوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ جبکہ 2019 میں این ڈی اے نے تمام سیٹیں جیتی تھیں (24 بی جے پی اور ایک آر ایل پی)۔ اس بار بی جے پی نے تمام 25 سیٹوں پر اپنے امیدوار کھڑے کئے۔ جبکہ کانگریس نے سیکر میں سی پی آئی (ایم) اور ناگور میں راشٹریہ لوک تانترک پارٹی (آر ایل پی) کے ساتھ اتحاد کیا اور بانسواڑہ سیٹ پر بھارت آدیواسی پارٹی (بی اے پی) کی حمایت کی۔ بھارت آدیواسی پارٹی نے راجستھان کی باگی دورا اسمبلی سیٹ کے ضمنی انتخاب میں کامیابی حاصل کی ہے۔

اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات میں بی جے پی 12 کانگریس 7 اور دیگر کے حصے میں 6 سیٹیں

نئی دہلی: لوک سبھا انتخابات کے ساتھ ہی مختلف ریاستوں کی 25 اسمبلی سیٹوں کے ضمنی انتخابات میں کانگریس اور بی جے پی کو کامیابی ملی ہے۔ ان ضمنی انتخابات میں ان دونوں پارٹیوں کا غلبہ رہا۔ ان میں بی جے پی نے 12، کانگریس نے 7 اور دیگر سیاسی پارٹیوں نے 6 سیٹیں جیتی ہیں۔ بی جے پی نے گجرات میں پوربندر اسمبلی سیٹ (ارجن دیو بھائی مودھاواڈیا)، ویجاپور (ڈاکٹر سی جے چاوڑا)، مناوڈار (اروند بھائی جینا بھائی لڈانی)، کھمبھات (چراغ کمار اروند بھائی پٹیل)، واگھودیا (دھمیندر سنگھ واگھیلا)، ہریانہ میں کرنال (نائب سنگھ)، ہماچل پردیش میں دھرم شالہ (سدھیر شرما) اور برسار (اندردت لکھن پال)، تریپورہ میں رام نگر (دیپک مجومدار)، اتر پردیش میں دادرول (اروند کمار سنگھ) اور لکھنو? ایسٹ (او پی سریواستو) پر جیت درج کی ہے۔ کانگریس نے ہماچل پردیش کے لاہول اسپتی اسمبلی حلقوں (انورادھا رانا)، سجان پور (کیپٹن رنجیت سنگھ)، گگریٹ (راکیش کالیا)، کٹلہر (وویک شرما)، کرناٹک کے شوراپور (راجہ وینوگپال نائک)، تمل ناڈو کے ولاونکوڈ (تھاراہائی کتھبرٹ) اور تلنگانہ کے سکندرآباد چھاو ?نی (شریگنیش) نے جیتی ہیں۔ سماج وادی پارٹی نے اتر پردیش کی گینساری اسمبلی سیٹ (راکیش کمار یادو) اور دودھی (وجے سنگھ) جیت حاصل کی ہے۔ ان کے علاوہ راجستھان کے باگیڈورا اسمبلی سیٹ پر بھارت آدیواسی پارٹی (جائے کرشن پٹیل) نے کامیابی حاصل کی ہے۔ بہار میں اجیون اسمبلی حلقے سے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ماو? سٹ لیننسٹ - لبریشن) (شیو پرکاش رنجن) آگے ہے۔ جھارکھنڈ میں، جھارکھنڈ مکتی مورچہ گنڈے اسمبلی سیٹ (کلپنا مرمو سورین) آگے ہیں۔ ترنمول کانگریس نے مغربی بنگال کی بھگبانگولا اسمبلی سیٹ (ریت حسین حکومت) جیت لی ہے اور بارانگر (ساینتکا بنرجی) آگے ہے۔

نریندر مودی وارانسی سے 1.52 لاکھ ووٹوں سے جیتے

یوپی کی وارانسی سے بی جے پی کے امیدوار وزیر اعظم نریندر مودی نے مجموعی طور پر 612970 ووٹ حاصل کرکے 152513 ووٹوں سے جیت حاصل کی ہے۔ اس سیٹ پر کانگریس کے اجے رائے نے بھی ساڑھے چار لاکھ سے زیادہ ووٹ حاصل کرکے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

اندور لوک سبھا نشست پر نوٹا کو 2 لاکھ 18 ہزار 674 ووٹ ملے

اس بار نوٹا (اوپر میں سے کوئی نہیں) کے آپشن نے اندور پارلیمانی حلقے میں بھی ایک الگ ریکارڈ بنایا ہے۔ نوٹا کو یہاں سے 2 لاکھ 18 ہزار 674 ووٹ ملے ہیں۔ اندور پارلیمانی سیٹ اس بار خبروں میں رہی، جہاں کانگریس نے اکشے کانتی بام کو اپنا با امیدوار قرار دیا تھا، لیکن پرچہ نامزدگی واپس لینے کے دن ہی انہوں نے سب کو حیران کردیا اور نہ صرف اپنا پرچہ نامزدگی واپس لے لیا، بلکہ کانگریس کو الوداع کہہ کر بی جے پی میں شامل ہوگئے۔ اس کے بعد اندور سے کانگریس کا کوئی امیدوار انتخابی میدان میں نہیں رہا۔ ریاستی کانگریس کے صدر جیتو پٹواری اور پارٹی کے دیگر لیڈروں نے یہاں کے لوگوں سے نوٹا کو ووٹ دینے کی پرزور اپیل کی تھی۔

لداخ میں آزاد امیدوار نے جیت حاصل کی

مرکزی زیرانتظام علاقہ لداخ میں آزاد امیدوار حاجی حنفیہ جان نے بی جے پی کے تاشی گیالسن اور انڈین نیشنل کانگریس کے سیرنگ نمگیال کو شکست دے کر جیت حاصل کی۔ اطلاعات کے مطابق لداخ یونین ٹریٹری سیٹ پر اس بار آزاد امیدوار حنفیہ جان نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اس نشست پر جے پی کے تاشی گیالسن اور کانگریس کے سیرنگ نمگیال نے آزاد امیدوار کو ٹکر تو دی لیکن بعدازاں جیت آزاد امیدوار کو ہی حاصل ہوئی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔